اس رسالہ کو گورنمنٹ سرکار کمشنری [illegible] واسطے [illegible] تعلیم [illegible] منظور فرمایا

رسالہ علم انتظام مدن

مصنفہ

محمد مقصود شاہ خان و محمد مسعود شاہ خان

مطبع مرتضوی واقع دہلی میں باہتمام محمد عزیز الدین کے طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رسالہ علم انتظام مدن

تعریف اس علم کی

معہ تمہید کے

یہہ علم سلطنتون کی محاصل و آمدنی مملکت کا انتظام بہم پہنچانے کی اور ملک کی
پیداوار کے ذریعون اور ترقی و تحصیل دولت کے وسیلون کی مہیا کرنے اور رعایا کی
حالت بہبودی پر لانے کے لئے نہایت نافع ہے اور نیز عام لوگون کی محنت
و مشقت کے کاروبار اور تمام اشیا کی قدر و قیمت اور قدرتی چیزون کے
استعمال اور انسانون کے باہمی تعلقات سے علاقہ رکہتا ہے

اس علم کے برتاؤ سے انسان کو وہ لیاقت حاصل ہوتی ہے جس سے عام بہبودی
ترقی پذیر ہوتی ہے یعنے علم انتظام مدن مین وہ سب تدبیرین شامل ہین جن کے

بدولت لوگون کی قابلیت اور کوشش ہر ایک کے فائدے اور ارادہ کی [illegible]
اور نیز عوام الناس کی بہبودی اور آسودہ حالت کی ترقی [illegible]
ایک اندازہ مناسب پر اس طور سے استعمال مین لائی جاتی ہے [illegible]
دولت کے نقصانون کی روک ہو اور بے جا خرچ کیا [illegible] ترقی
[illegible] ہین تاکہ وہ مرتبے اور فائدے جو بطفیل دولت حاصل ہونا ممکن ہین
انسانون کو حاصل ہون

پس اس وسیع تعریف سے جو اوپر کی گئی یہہ بات خوب ثابت ہوتی ہے کہ
بنی انسان مین کوئی فرق بلکہ کوئی شخص ایسا نہین ہے جو اس نہایت گرامی علم
کا حاجت مند نہو۔ ہم دیکھتے ہین کہ انسان بمقتضائے اپنی خلقت کے بے انتہا
خواہشون اور حاجتون سے بھرا ہوا ہے تمام کائنات مین کوئی مخلوق انسان
سے زیادہ حاجت مند نہین ہے۔ قدرتی سلسلہ انتظام جو تمام اشیا کے ظہور کا
باعث ہے خود کہہ رہا ہے کہ جو کچھہ انسان کی سوا دنیا مین موجود ہے وہ
انسان ہی کے لئے پیدا ہوا ہے پس ظاہر ہے کہ انسان کو اپنی احتیاج کے سوا اور
بہت سی مخلوقات کی حاجات پورا کرنے اور نیز اوسکو محفوظ رکھنے پر
مجبور کیا گیا ہے +

مذکورہ بالا کلام کی صداقت مین کوئی وجہہ شک کی نہین ہے ہم دیکھتے ہین
کہ انسان ایک ایسی فطرت پر بنایا گیا ہے کہ وہ خود اپنی ضروریات مہیا کرنے پر

ہے اوسکو بہت سی نعمتین یعنے عمدہ عمدہ قوتین بخشی گئی ہین جو کسی
مخلوق مین موجود نہین وہ آزاد پیدا ہوا ہے اوسکی اولوالعزمی اور دانائی
مشکلات کو آسان کرسکتی ہے اوسکی تلاش اور تجسس اون تمام
ذریعون کے مہیا کرنے اور محفوظ رکھنے پر قادر ہے جو اوسکے حق مین نافع
ہون وہ زمانہ کی موجودہ رفتار کو دیکھکر آئندہ کی نتائج سوچ سکتا ہے اپنی عقل
اور کوشش کو کام مین لاکر قدرتی تبادلہ مین شریک ہوسکتا ہے

ان تمام حالات پر غور کرنے اور اپنے ملک کی موجودہ حالت دیکھنے سے بلاشبہ
دل اس بات کی تلاش پر راغب ہوتا ہے کہ انسان کی زندگی عمدہ
طور پر بسر ہوتی اور بنی انسان کے حق مین فائدہ مند وسیلون کے مہیا کرنے
کے لیے کوشش کیجاوے اور اس ملک کے لوگون کی خراب حالت دیکھکر ایسے ملک
کی تلاش پر رغبت ہوتی ہے جسکے باشندون نے اس کام کی طرف متوجہ ہوکے
انسانیت کا مقتضا پورا کیا ہو چنانچہ بہت تھوڑے تامل کے بعد ہمکو ممالک
یورپ پر نظر ڈالنے سے بے انتہا خوشی ہوتی ہے جسکے باشندے کیا
اعلے اور کیا ادنے سب کے سب علم انتظام مدن کے استعمال سے فائدہ اوٹھا
رہے ہین اپنی زندگانی کو اوس علم کی بدولت نہایت خوش اسلوبی
اور غایت فارغ البالی سے بسر کر رہے ہین اپنی آسائش کے ذریعون کو بتدریج
وسعت اور استحکام پہونچاتے ہین گویا کہ افلاس اور تنگ دستی کا نام و نشان

دنیا سے معدوم کرنے پر ساعی ہین اور بنی انسان کے حق مین ایک عمدہ
بہبودی کا قائم کرتے ہین بلکہ حقیقت انسانون کی باہمی قدرتی تعلقات
کو ایک نہایت عجیب و مفید سلسلہ مین مسلسل کرتے ہین
یہہ حال دیکھکر کامل یقین ہوتا ہے کہ جو لوگ اصول انتظام مدن سے
واقفیت نہین رکھتے وہ انسانیت کے لوازم اور انسانی طور پر زندگی بسر
کرنے کے قاعدون سے بالکل ناآشنا ہین اور خوب ثابت ہوتا ہے
فی الحقیقت علم انتظام مدن ہے ایسی چیز ہے جس پر طریقہ بسر زندگی کا
بنیاد قائم کرنے سے اصلی خوشی انسان کو حاصل ہوتی ہے اور
کے وسیلے تنزل کی آفت سے محفوظ رہ سکتے ہین
ملک یورپ کے روشن ضمیر اور صاحب لیاقت عالمون نے اس علم مین
بہت سی کتابین تصنیف کی ہین اور اوس ملک مین اون کا خوب چرچا ہے
لیکن اس ملک کے لوگ اوس نامی گرامی علم کی کیفیت سے مطلق واقفیت
نہین رکھتے اسلیئے ارادہ یہہ ہے کہ ایک مختصر رسالہ اس ملک کی زبان مین
زمانہ حال کے پیرایہ بیان مین لکھا جاوے جس سے اوس نامی گرامی علم کی کچھہ
کیفیت اس ملک کے لوگون پر ظاہر ہو

دولت کی تعریف

علماے انتظام مدن نے لفظ دولت کی تعریف اپنی اپنی طرز بیان مین مختلف

لفظون مین لکھی ہے چنانچہ ہم اس مقام پر چند عالمون کی قول کو نقل کرتے
ہین ایک مصنف کا قول ہے کہ لفظ دولت سے وہ تمام اشیاء مراد ہین جو تبدیل
اور معاوضہ کے قابل ہون اور تعداد و مقدار حصول اونکی محدود اور معین ہو اور
اون کے وسیلے سے بواسطہ یا بلا واسطہ تکلیفین زائل اور راحتین حاصل ہون
دوسرے مصنف کا بیان ہے کہ لفظ دولت سے وہ چیزین مفہوم ہون گی
جن مین مبادلہ اور معاوضہ کی استعداد پائی جاوے یا اون مین کرایہ پر
جانے کی صلاحیت موجود ہو بعض مصنف صرف یہی کہتے ہین کہ جو چیزین انسانکے
محنت سے حاصل ہوتی ہین وہ دولت ہین بعضون کا یہہ قول ہے کہ دولت
اون اشیائی مادے کو کہتے ہین جو انسان کے لئے مفید اور ضروری ہون اور
اونکے حاصل کرنے یا اون سے فائدہ اوٹھانے مین محنت کرنا پڑے
جناب مل صاحب فرماتے ہین کہ لفظ دولت کے مفہوم مین پہلا امر لازمی یہہ ہے
کہ وہ ضرور ایسی چیز ہو جس سے مخلوق کی حاجت روائی ہو سکے اور دوسرا
امر یہہ ہے کہ وہ انسان کے قبضہ مین آنیکے بھی قابل ہو
ایک مصنف یون کہتا ہے کہ لفظ دولت کے استعمال سے ایسی شئے سمجھنا چاہئے
جو بصورت موجودہ یا بعد پانے کسی تبدل کے انسان کی حاجت رفع کر سکے
یا اوس کے حق مین مفید ہو اور اوسکا یہہ بھی بیان ہے کہ کسی شئے کو
دولت سمجھنے کے لئے یہہ بات ضرور نہین ہے کہ اوسمین مقبوضہ ہونیکے بھی

بہی صلاحیت موجود ہو +

سب سے آخیر تعریف جو لفظ دولت کی لکھی گئی درحقیقت نہایت جامع اور
مانع ہے اوس سے بہت سی چیزین جو مفہوم دولت مین شامل ہین اور جو
دیگر مصنفون کی تعریف سے مفہوم دولت سے خارج ہوئی جاتی تہین یا نہایت
ایچ پیچ سے دولت مین شمار ہوسکتی تہین مفہوم دولت مین داخل ہوگئین
اور گو اون مصنفون نے اون اعتراضون کی جو اون کے تعریفون پر کئی گئی
رکیک رکیک جواب دئے ہین مگر اون سے پوری دلجمعی نہین ہوتی اسلئے
پہلے ہی سے سیدہی سادہی اور صاف اور کامل تعریف اختیار کرنا چاہئے
تاکہ لوگون کو بجائے اسکے کہ لفظی بحث اور بیفائدہ مباحثون مین پڑین اصل
مطلب کے سمجہنے مین آسانی ہو

واضح ہو کہ اس آخیر اصطلاح کے مصنف نے مذکورۂ بالا تعریف کے بعد ایک
دلچسپ مباحثہ کیا ہے اور درجہ آخر یہہ لکہا ہے کہ اگر ہم مفہوم دولت کے
لئے قبضہ کا ہونا ضروری سمجہین تو بہت بڑی غلطی ہے اسلئے کہ بہت سی
چیزین جو درحقیقت دولت ہین مقبوضہ نہونے کے سبب سے مفہوم دولت سے
خارج ہوئی جاتی ہین جیسے روشنی اندہیرا گرمی سردی علی ہذالقیاس
بہت سی چیزین جو علم طبیعات سے متعلق ہین

اس مقام پر یہہ بات بہی بیان کردینا نہایت ضرور ہے کہ مفہوم دولت

کی توضیح مین علماے انتظام مدن باہم مختلف ہوگئے ہین بعض کی اصطلاح
مین مفہوم دولت سے صرف مادے چیزین مراد ہین اور بعضے غیر مادی چیزون
اور غیر مادے چیزون کے استعمال کے نتیجون کو بھی مفہوم دولت مین شامل
کرتے ہین اور ہم بھی اس اخیر راے سے متفق ہین کیونکہ دولت کے باوقعت
اور وسیع المعنی لفظ کو نہایت حقیر اور تنگ معنون مین مستعمل کرنا اس نامی
گرامی علم انتظام مدن کی شان کے خلاف ہے - اور نیز اوس جامع اور
مانع تعریف کے بھی منافی ہے جو ہمنے اختیار کی ہے

غیر مادے چیزون کے استعمال کے نتیجون کو لمبی چوڑی تقریر سے دولت
ثابت کرنا بیفائدہ ہے - ہم دن رات اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین کہ انسان بذریعہ
غیر مادے چیزون یعنے قوت مدرکہ کے تیزی اور ذہن رسا کی خوبی اور استعداد
عقلی کی کمال اور علمی لیاقتون کے استعمال سے بہت سی عظیم الشان اور
منفعت بخش چیزین پیدا کرتا ہے جو دولت کہلاتی ہین مثلاً لوہے کو کان سے
نکال کر ایک عمدہ حالت پر لانا اور پھر اوس سے قسم قسم کے آلات بنانا یا کسی
نئی صنعت کا ایجاد کرنا جیسے کہ ٹیکا لگانے کی ترکیب کو ڈاکٹر جنر صاحب نے
اپنے ذہن کی رسائی سے ۱۷۹۸ء مین ایجاد کیا علے ہذ القیاس اسی قسم
کی بہت سی مثالین موجود ہین *

اب ہم غیر مادے چیزون کو دولت ثابت کرتے ہین واضح ہو کہ غیر مادے

چیزون مین ہم یہہ استعداد موجود پاتے ہین کہ وہ انسان کی حاجت روائی بہی کرتے ہین اور اون کے حق مین مفید بہی ہین جیسے وکالت یا طبابت کی کمال کہ طبیب اور وکیل اون کے استعمال سے خود بہی فائدہ حاصل کرتے ہین اور نیز جس شخص کی خاطر اون کمالات کو استعمال مین لاتے ہین اوسکی حاجت روائی ہوتی ہے اور فائدہ بہی حاصل ہوتا ہے ممکن ہے کہ ہمارے اس تقریر پر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ وہ کمال دولت نہین ہین بلکہ اونکے استعمال کے نتیجے دولت ہین اسکی نسبت صرف اسقدر لکہنا کافی ہے کہ کمال بجائے خود جدا چیز ہے اور اوسکے استعمال کے نتیجے فی نفسہ جدا ہین چنانچہ مذکورہ بالا مثال ہیز یون تصور کرنیسے وہ شبہہ رفع ہوتا ہے کہ طبیب اور وکیل کے حق مین اونکے کمال دولت ہین اور بیمار اور موکل کے حق مین اونکا استعمال کے نتیجے دولت ہین ۞

سکہ

اگر ہم دولت کے معنون کے بعد سکہ کا حال بیان نکرین تو حقیقت مین ایک نہایت عمدہ موقع بیان کا ہاتہہ سے نکل جاوے گا اسلئے ہم مختصر لفظون مین کچہہ اوسکا حال لکہتے ہین

جو دہات یا کوئی اور چیز ملک مین بالعموم معاوضہ کے لئے گورمنٹ کی طرف سے مخصوص علامتون کے ساتہہ جاری کیجاوے وہ سکہ ہے عام اس سے کہ کسی دوسری سلطنت مین اوسکا رواج اوسی حیثیت سے جائز ہو یا نہو +

سکہ کے مقرر ہونے سے عموماً کافی معاوضہ موصول کرنے پر ہر شخص قادر ہو جاتا ہے اور جو عام وقتین کمی اور زیادتی کی اور اسی قسم کی بہت سی تنازع جو مبادلہ کرنیوالون مین پیدا ہونا ممکن ہین وہ سکہ کے رواج سے رفع ہو جاتی ہین - مثلاً یون سمجھنا چاہئے کہ کسی شخص کے پاس ایک روپیہ ملکہ معظمہ وکٹوریا کے سکہ کا موجود ہو تو وہ اوسکو ملکہ ممدوحہ کے قلمرو کے اندر بے تکلف سولہ آنہ مین چلا سکتا ہے اور دوسرا شخص نہایت عمدہ خالص اور سفید چاندی وزن مین مساوی اوسی روپیہ کے بازار مین لیجاوے اور عام طور پر اوسکو سولہ آنہ مین چلانا چاہے تو کبھی نہین چلیگی لینے والے ہزار قسم کے عیب اوس مین نکالدینگے یا یون سمجھو کہ ملکہ معظمہ کے روپیہ کو جو اچھا خاصہ بازار مین سولہ مین لیا جاتا ہو دو ٹکڑہ کرکے بازار مین لیجاؤ اور کسی سوداگر یا ساہوکار کے سامنے بلکہ خود ملکہ ممدوحہ کے دارالضرب مین پیش کرو تو وہ ہرگز سولہ آنہ مین قبول نہو گا - نظر بوجوہات بالا یہہ بات قابل تسلیم ہے کہ اگر سکہ کا رواج دنیا مین نہوتا تو کوئی دولتمند اپنی دولت کی مقدار ٹھیک ٹھیک نہ معلوم کر سکتا اور نہ کوئی شخص اپنی محنت اور جنس کا پورا پورا معاوضہ حاصل کرنے پر قادر ہوتا پس درحقیقت سکہ کا رواج ایک ایسی عمدہ چیز ہے جسنے انسان کو ان تمام مشکلون سے نجات بخشی اور سب کو یکسان پورا معاوضہ حاصل کرنیکی قدرت دی +

سکہ کا رواج ایسا پورانا معلوم ہوتا ہے جسکا زمانہ انسان کی یاد سے باہر ہے غالباً انتظام کائنات کی آغاز ہی سے سکہ کا رواج بھی شروع ہوا ہوگا — اصلیت رواج سکہ کی صرف یہی معلوم ہوتی ہے کہ جب انسانون نے اس مقبول عام دولت (یعنے سکہ) کے بدون اپنے آپ کو بہت سی مشکلات مین پہنسا ہوا پایا اور رات دن کے معاوضون کے جھگڑون سے تنگ ہوگئے تب بہ مجبوری اس بات پر رجوع کی کہ کوئی مفید عام اور مقبول خاص عام ذریعہ ان آفتون سے محفوظ رہنے کا ایجاد کیا جاوے مگر چونکہ بمقتضاے اوس وقت کے انتظام مملکت کے بلاشمول گورنمنٹ ایسے بڑے کام طے ہونا عوام کے اختیار سے باہر تہا اسلئے سب یکدل ہوکر گورنمنٹ پر اس معاملہ کو ڈالا اور غالباً اوس زمانہ کی گورنمنٹ نے نہایت سنجیدگی سے وہ ا... جسکو سکہ کہتے ہین اور دنیا کی اور سلطنتون نے بہی اوسکے فائدے دیکھکر اپنی اپنی حکومت مین اوسکا رواج دیا — اب تو سکہ کا یہہ حال ہے کہ تمام عدالتین فوجداری اور دیوانی ہرجہ کے معاوضہ مین برابر سکہ کی مقدار معین کرکے مظلوم کو دلاتے ہین کاشتکار اپنی پیداوار کا اور محنتی اپنی محنت کا حساب سکہ سے کرتا ہے سلطنت محاصل کے آمدنی وخرچ کا اندازہ سکہ پر کرتی ہے +

ہر چیز کا دولت ہونا حاجت پر موقوف ہی

واضح ہو کہ مفہوم دولت مین صرف وہی چیزین داخل سمجھی جاوینگی جو

انسان کی حاجت روائی کر سکین اگر ایسا نہو تو ترجیح بلا مرجح ہوگی ملک

ہندوستان کی عوام الناس مفہوم دولت سے صرف روپیہ مراد لیتے ہین اور

اوسکا ثبوت یہہ ہے کہ جس شخص کے پاس بہت سا روپیہ ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے

کہ وہ بہت بڑا دولتمند ہے اور جس ملک مین روپیہ زیادہ جاتا ہے اوسکو

صاحب دولت جانتے ہین چنانچہ ہندوستان کے لوگون کا بہ نسبت انگلستان کے

باشندون کے یہہ عام خیال ہے کہ وہ بڑے صاحب دولت ہین اور اونکا

مشہور قول ہے کہ انگلستانی ہمارے ملک کا روپیہ اپنے ملک کو کھینچے لئے جاتے

ہین اور سچ یہہ ہے کہ عوام کے یہہ شکایت کچھہ غلط نہین ہے گو اون کی طرز

بیان مین کسیقدر نقصان ہے اونکا صرف یہہ قول ہے کہ روپیہ ایسی چیز ہے

جسّے دنیا کے تمام عیش و آرام حاصل ہو سکتے ہین اور انسان کی تمام حاجتین

پوری ہو سکتی ہین گو وہ بذات خود حاجات انسانی کو رفع نہین کرسکتا مگر

اوسمین وہ استعداد موجود ہے کہ تمام سامان عیش و آرام کے حاصل ہو سکتی ہین

- مگر ہم عوام کی اس طرز بیان سے اتفاق نہین کرسکتے اسلئے کہ صرف روپیہ

کو بلا کسی معقول شرط اور امتیاز کے مفہوم دولت مین سمجھہ لینا ایک بہت بڑی

غلطی ہے اسلئے کہ بہت سی اتفاق ایسے پیش آجاتے ہین کہ روپیہ مین سے

وہ استعداد بالکل معدوم ہوجاتی ہے جو عوام کے خیال مین ہے فرض کرو کہ

ایک آدمی کے پاس کروڑون روپئے ہون اور وہ افریقہ کے کسی ایسے دشوار گذار

اور دور دراز مید ان مین جا پہنچسے جہان بجز برگ درختان اور ناقص پانی
کے کوئی اور چیز نہ ملتی ہو تو ایسی صورت مین روپیہ کسطرح دولت ہو سکیگا +
پس حقیقت مین ہر چیز کو دولت سمجھنا وہین تک ٹہیک ہے کہ جب تک اوس مین
انسان کی حاجت روائی کی استعداد موجود ہو اور ایسا نکرنا حقیقت مین حد سے
آگے قدم بڑہانا ہے +
اب ہم اسی مطلب کو ایک دوسری مثال مین بیان کرتے ہین - فرض کرو
کہ کسی شخص کے پاس دنیا کی وہ تمام چیزین موجود ہون جو اوسکے حاجتین
رفع کرتے رہین اور یون سمجھنا چاہیے کہ جس چیز کے اوسکو حاجت ہو وہ فوراً
اوسکو حاصل ہو جاتی ہو مگر روپیہ اوسکے پاس مطلق نہو تو کیا وہ شخص مفلس
کہلاویگا نہین کبھی نہین - اسلئے کہ روپیہ درحقیقت ذریعہ ہے واسطے ہم پہنچانے
اون چیزون کے جن سے انسان کی حاجتین رفع ہوتی ہین اور چونکہ اوس
شخص کو بغیر روپیہ کے وہ سب چیزین حاصل ہو جاتی ہین اسلئے روپیہ اوس کے
حق مین دولت نہین ہے +
واضح ہو کہ جو استعداد روپیہ مین موجود ہے وہ بہت سی چیزون مین موجود
ہے چنانچہ اس زمانہ مین کاغذ سے وہ سب کام پورے ہوتے ہین جو روپیہ سے
ہو سکتی ہین - اسٹامپ اور ٹکٹ اور نوٹ ہمارے اس کلام کی تصدیق مین
شاہد ہین - مگر اون پر بہی دولت کا حصر نہین ہے اسلئے کہ بہت سی صورتین ایسی

ہیشں آجاتی ہین کہ اون مین سے بہی دولت ہونے کی صلاحیت بالکل معدوم ہوجاتی ہے +

دولت کا مفہوم تین چیزون پر منحصر ہے

اون تمام چیزون پر نظر ڈالنے سے جو دنیا مین موجود ہین ظاہر ہوتا ہے کہ دولت کا انحصار صرف تین چیزون پر ہے اول محنت دوم جنس سوم قدرتی ذریعے واضح ہو کہ نقدی بہی جنس مین داخل ہے چنانچہ علمای انتظام نے نقدی کو جنس کے تحت مین بیان فرمایا ہے +

محنت اور جنس کو مفہوم دولت مین داخل سمجہنے کے لئے دلیلون کا طول تقریر مین بیان کرنا بیفائدہ ہے البتہ قدرتی ذریعون کی نسبت کچہہ مختصر گفتگو کرنا ضرور ہے - واضح ہو کہ قدرتی ذریعون مین وہ چیزین داخل ہین جنسے محنت کو کچہہ تعلق نہو اور گو اون سے فائدہ حاصل کرنے مین تہوڑی بہت محنت کرنا پڑے مگر اون کی پیدائش یا عدم پیدائش مین محنت کو بالکل دخل نہو جیسے بارش کا ہونا ہوا کا چلنا سردی گرمی کا ہونا کسی عمدہ زمین کا کسی قدرتی سبب سے خراب ہو جانا یا خراب زمین کا عمدہ حالت پر آجانا پس یہہ تمام چیزین ایسی ہین جنکو محنت سے کچہہ تعلق نہین ہے گو اون کے حاصل کرنے یا اون سے فائدہ لینے مین محنت کرنا پڑے لیکن اونکی پیدائش مین محنت کو کچہہ دخل نہین غرض کہ انہین تین چیزون مین جو خود بہی دولت ہین وہ استعداد موجود

جس سے دولت کی ترقی ہوتی ہے البتہ صرف ایک سبب کی حاجت ہے کہ
اونکو معقول اور مناسب طریقون سے استعمال مین لایا جاوے پس جو لوگ
کہ اوس استعداد کو کام مین لاتے ہین وہ بہت جلد بڑی دولت مند ہو جاتی ہین
اور جو اوسکو کام مین نہین لاتے وہ اوسکو ضایع کرتے ہین فقط

تقسیم دولت کا بیان

علماے انتظام مدن فرماتے ہین کہ جسطرح دولت کے تین رکن ہین محنت
جنس قدرتی ذریعے اسی طرح تمام دنیا کے انسانون کی بھی تین قسمین ہین
محنتی صاحب جنس قدرتی ذریعہ والے محنتی وہ شخص ہے جو محنت مزدوری
کرکے اوسکا معاوضہ حاصل کرتا ہے جسکو اجرت کی لفظ سے تعبیر کرتے ہین —
صاحب جنس وہ ہین جو ایسی چیزون کے مالک ہون جن سے عمل پیدائش
مین امداد ملے مثلاً مصالحہ یا آلات اور اسی قسم کی چیزین — واضح ہو کہ
جنس کو منافع سے وہ نسبت ہوتی ہے جو محنت کو اجرت کے ساتھ ہے —
علماے انتظام نے لفظ جنس کو بہ لفظ راس المال بھی تعبیر کیا ہے اور لکھا ہے
کہ عمل پیدائش کے کرنے اور نیز مصالحہ بہم پہنچانے اور غذا دینے مین جو صرف
پڑتا ہے وہ راس المال ہے مثلاً کوئی شخص عمارت بنانا چاہے تو مزدورون کے
خرچ مین بعوض مٹی لانے اور اینٹین پاتنے اور پزاوہ لگانے اور اوس کو
تیار کرنے اور پھر اینٹون کے اوتارنے اور جاے مناسب پر بحفاظت رکھنے

اور پھر اونکو عمارت کے لگانے مین جو سرمایہ صرف ہوتا ہے وہ راس لمال ہے اور یہہ تمام چیزین گویا اجناس سے مرکب ہوتی ہین +

اس مقام پر اس بات کی بحث ہوسکتی ہے کہ جو لوگ سود پر اپنی اوقات بسری کرتے ہین یعنے لوگون کو روپیہ دیکر سود لیتے ہین اونکا مال راس المال ہے یا نہین بہت سے مصنفون نے اس بحث مین بہی حسب معمول لمبی چوڑی گفتگوئین کی ہین اور درجہ آخر ایک غلط راے قائم کی ہے جسکا حاصل مطلب یہہ ہے کہ اگر روپیہ لینے والا اوس سرمایہ کو کسی ایسے کام مین صرف کرے جسسے آئندہ انتفاع حاصل ہو تو وہ راس لمال ہے اور اگر فضول کامون مین صرف کر ڈالے تو راس المال نہین ہے مگر ہم اس گفتگو کو تسلیم نہین کرسکتے اسلئے کہ روپیہ کا راس لمال ہونا باعتبار طریقہ خرچ خرچ کرنیوالے کے سمجہا جائیگا نہ باعتبار لینے والے کے پس ہماری تقریر کا مطلب یہہ ہوا کہ اگر صرف کرنیوالا کسی حاصل ہونیوالی چیز کے حصول مین صرف کرے تو تو وہ روپیہ راس المال ہے ورنہ نہین پس جو لوگ کہ روپیہ کو ایسے طریقون سے سود پر چلاتے ہین کہ اوس سے اون کی غرض حاصل ہو تو وہ روپیہ بیشک راس المال ہے کیونکہ وہ حاصلات آئندہ کے حصول مین صرف ہوا ہے اور اگر وہ ایسے ابتر طریقون سے خرچ کرتے ہین کہ آئندہ اون کو کوئی انتفاع حاصل نہو تو وہ راس المال نہین ہے مثلاً کوئی روپیہ کو ناچ رنگ لہو ولعب مین اوڑا دے - ہان یہہ بات ممکن ہے کہ

جو روپیہ لہو ولعب مین صرف کیا گیا وہ صرف کرنیوالے کے لئے تو راس المال نہین ہے لیکن جنکے ہاتھہ مین پہونچا اونکے لئے راس المال ہوبینے اوس سے لہو ولعب اور ناچ رنگ کے لوازمے تیار کئے جاوین پس مطلب ہی ہوا اسلئے کہ جب روپیہ لہو ولعب کرنیوالے کے ہاتھہ مین آگیا تو اب وہ اوسکا مالک ہوگیا اور اب یون سمجھنا چاہئے کہ اگر وہ اوسکو حاصلات آئندہ کے غرض سے صرف کرے تو راس المال ہے اور اگر بیہودہ صرف کرڈالے تو راس المال نہین ہے اگرچہ بیہودہ طور پر خرچ ہوجانے کے بعد کسی ایسے شخص کے ہاتھہ مین جاوے کہ وہ اوسکو حاصلات آئندہ کی نیت سے صرف کرے پس ہمارا منشاء ثابت ہوگیا +

قدرتی ذریعون کے مالکون کو علماے انتظام نے بہ لفظ زمیندار تعبیر کیا ہے اور لکھا ہے کہ زمین ہے ایسی چیز ہے جس مین بہت سی قدرتی ذریعے موجود ہین گو یہہ سچ ہے کہ بعض بعض چیزین جو قدرت سے متعلق ہین زمین مین پائی نہین جاتین مگر تاہم اون کا اثر زمین پر ہوتا ہے اسلئے مطلب کو عام فہم کرنے کی غرض سے یہہ بات اختیار کی گئی +

واضح ہو کہ قدرتی ذریعون سے جو محاصل حاصل ہوتا ہے اوسکو بہ لفظ لگان بیان کیا گیا ہے +

اس مقام پر یہہ بات ہی بیان کردینی کے قابل ہے کہ اسے سلسلہ بیان مین علماے انتظام نے بطریق نتیجہ ایک مباحثہ کے لکھا ہے کہ پیداوار کی تقسیم

تین گروہون مذکورۂ بالا یعنے زمیندار اور جنس والون اور محنتی لوگون پر منقسم ہے
اسلئے کہ دنیا کے آدمیون مین کوئی فرقہ ان تین گروہون سے علیحدہ نہین ہے +

تحصیل اور خرچ دولت کی تعریف

یہہ دونون لفظ جن کی تعریف کرنا ہمکو اس مقام پر منظور ہے ایسے عام فہم
اور صاف ہین کہ اون کے معنون کو بہت سے تقریر مین بیان کرنا محض
بیفائدہ ہے لیکن بہ لحاظ اصطلاحات اس علم کے اونکا بیان کرنا اس
خیال سے ضرور ہے کہ الفاظ مذکور اس زمانہ مین جن موقعون پر بیان کیے
جاتے ہین شاید آئندہ ایسا نہو تو ہمارے مطالب کے سمجھنے مین یقینی غلطی واقع
ہوگی اسلئے ہم بیان کرتے ہین —

واضح ہو کہ لفظ تحصیل سے مراد یہہ ہے کہ اجزاے مادے کے تبدل یا تغیر سے
کوئی چیز حاصل کرنا یا غیر مادے چیزون کے استعمال سے کوئی مادی چیز بنانا یا
غیر مادے چیز بہم پہنچانا مثلاً کوئی شخص پانی اور مٹی کو ملاکر برتن بناوے یا
اپنے ذہن اور عقل کی خوبی سے عجیب و غریب آلات ایجاد کرے یا طبیب بیمار
کو کوئی خاص حرکت کرنیسے صحت بخشے

خرچ سے یہہ مراد لیجاتی ہے کہ دولت کے کسی حصہ کو کسی کام مین لاکر کم کرنا
یا نابود کرنا یا اوسکے مخصوص خوبی کو معدوم کر دینا یا اوسکی ماہیت کو تبدیل کر ڈالنا
مثلاً آلات کی قوتون کو استعمال سے ضعیف کر دینا یا باروت کو بندوق مین بھر کر

چھوڑ دینا یا سوجی سے روٹی تیار کرکے کھا لینا یا میدہ کی نان خطائی بنا لینا
ان اصطلاحون کے لکھنے کے بعد اب ہم تحصیل دولت کے ذریعون اور خرچ دولت کے
اقسام اور طریقون کو جدا جدا بیان کرتے ہین +

وسائل تحصیل دولت

پہلا وسیلہ محنت

محنت سے ہر قسم کی حرکت یا تبدیل حرکت یا انقطاع حرکت مراد ہے خواہ وہ
نفسانی ہو یا جسمانی مگر شرط یہہ ہے کہ حصول مقصد کے لئے بالقصد کیجاوے +
بڑے بڑے نامی گرامی علمائے انتظام کی کیا عمدہ راے ہے کہ قیمت صرف محنت
پر موقوف ہے اور بعض اونمین سے اس اسے کو نہین مانتے بلکہ اوسپر یہہ اعتراض
کرتے ہین کہ تالابون مین اور سمندر مین مچھلیان بڑی بڑی خود بڑی ہو جاتی
ہین باوصف اسکے کہ کوئی محنت نہین ہوتی مگر اونکی قیمت اور مقدار بڑھ جاتی ہے
ہم تسلیم کرتے ہین کہ بلاشبہ اونکے بڑھانے مین محنت نہین کیجاتی مگر غور کرنا چاہیے
کہ جب تک اونپر محنت نہین ہو جاتی وہ اس قابل ہی نہین ہوتین کہ دولت
کہلاوین اسلئے کہ اون سے انسان کی حاجت روائی نہین ہو سکتی - نہایت صاف
بات ہے کہ مچھلیان سمندر اور تالابون مین بڑی بڑی کتنی ہی بڑی ہو جاوین
قدر و قیمت کے قابل نہونگی جب تک کہ وہ شکاری کے ہاتھہ نہ آوین جب وہ ہاتھہ
آوینگی تو فوراً قدر کے قابل بعوض اوس محنت کے ہو جاوینگی جو اونکے پکڑنے مین

کیجاوے گی مثلاً یون سمجھنا چاہئیے کہ اول ایک شخص ونکو پکڑ لیگا پہر بازار مین لاکر
فروخت کریگا یا خود اونکو صاف کرکے پارچہ بنا کر بیچا ویگا اور کہاویگا +
ایک دانشمند مصنف نے اس مسئلہ کی تردید مین بہت بڑی گفتگو کی ہے اور اپنے
تقریر کی تائید مین دو مثالین لکھی ہین ایک یہہ کہ شراب مٹکون مین پڑہی پڑی
پورانی ہو جاتی ہے اور چہوٹے چہوٹے پودے خود بخود بڑہ جاتے ہین حالانکہ
اون پر کسی قسم کی محنت نہین ہوتی - مگر افسوس ہے کہ اس قابل مصنف نے اس
بات پر ذرا خیال نہین فرمایا کہ مٹکون مین شراب بند کرنے اور درختون کی لگانے
اور پہر اون کی حفاظت مین جسکو اونہون نے بلفظ اجتناب تعبیر کیا ہے جو محنت
صرف ہوتی ہے وہی شراب کے پرانے ہونے اور درختون کے بڑہ جانے کا
سبب ہے اگر شراب کو یا درختون کو اونکا مالک صرف مین لے آتا یا اورون کی
دست برد سے اونکی نگہبانی نہ کرتا تو وہ کیونکر محفوظ رہ کر عمدہ حالت پر پہنچتین +
ایک مصنف کا بیان ہے کہ بڑے بڑے بیابان جنگلون مین جہان انسان کا کبہی
گذر نہین ہوتا چہوٹے چہوٹے درخت بڑے ہو جاتے ہین وہان تو کسی قسم کی
محنت صرف نہین ہوتی پس ایسے مقام پر کیون کہا جاویگا کہ قیمت صرف محنت پر
موقوف ہے - اس اعتراض کا جواب نہایت صاف ہے ظاہر ہے کہ اوس بیابان مین وہ
درخت دولت نہین ہین اسلئے کہ وہ کام مین نہین آسکتے ہان جب کہ اونکو کاٹکر
لایا جاوے یا خود انسان وہان جاکر اون سے کسی قسم کا فائدہ حاصل کرے تب البتہ

اون مین دولت کہلائے جانیکی قابلیت پیدا ہوگی ورنہ نہین

افسوس کہ بعض علمائے انتظام نے بجائے اسکے کہ اس نہایت عمدہ اور صحیح اور سچے اصول کی پیروی کرتے نہایت رکیک لفظون مین اوسکی تردید لکھے ہین اور حقیقت مین بہت بڑی غلطی کی نہ اپنا مقصد اچھی طرح ثابت کرسکے اور نہ کوئی دلچسپ مباحثہ کیا بلکہ اپنی تصنیفات کی ناظرین کے خیالات کو دور دراز مثالون مین منتشر کیا - اب ہم بہت مختصر تقریر اون سب اعتراضون کی تردید مین کرتے ہین

سب کہتے ہین کہ روپیہ دولت ہی اور سچ ہے کہ روپیہ ایک نہایت عمدہ ذریعہ ہے واسطے بہم پہنچانے اون چیزون کے جن سے انسان کی حاجتین رفع ہوسکین پس فرض کرو کہ کوئی آدمی ہزارون روپیہ لیے ایک شہر مین موجود ہو جہان تمام آرام و آسائش کی چیزین موجود ہون مگر وہ اون چیزون کے حاصل کرنے مین کسی قسم کی محنت نہ کرے اور چپکا بیٹھا رہے تو کیا روپیہ اوسکے حق مین دولت ہوگا ہان البتہ جب دولت ہوگا کہ وہ تہوڑی بہت محنت اوسکے استعمال مین صرف کرے پس حقیقت مین یہہ ایک نہایت صحیح اور سچا اصول ہے کہ قیمت صرف محنت پر موقوف ہے یعنے قیمت کا حصول بغیر محنت کے دشوار ہے +

ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اسی مقام پر تقسیم محنت کا ذکر بھی کردین کہ یہہ ایک عمدہ موقع بیان کا ہے اور مختصر لفظون مین وسیع مطلب بیان ہوجاوے گا -

ایک مصنف کا قول ہے کہ تمام آلات کا ایجاد ہونا جن کی بدولت انسان کی

محنت آسان ہوگئی تقسیم محنت کے سبب سے ظہور میں آیا - مگر ہم تقسیم محنت کو فائدوں
کو نہایت عظیم الشان اور غایت مفید سمجھتے ہیں ہماری رائے یہہ ہے کہ انسانوں
کی آسائش اور انتظام کائنات کا مدار اور لوگوں کی حاجتوں کا پورا ہونا
اور نئی نئی صنعتوں اور کلوں کا ایجاد ہونا اور ہر شخص کی آزادی اور فرحت
کے زوال سے محفوظ رہنا اور صحت اور تندرستی کا دیرپا ہونا اور انسانوں کی
افعال آزادی اور حرکات غیر آزادی اور نیز اخلاق اور معاملات اور
معاشرت اور تمدن اور تربیت کا اعلے درجہ کی عمدگی پر پہونچنا اور دنیا کی
لوگوں میں اقبال مندی کا ترقی پذیر ہونا اور طریقہ حکومت کا دل پسند ہونا
غرضکہ تمام باتیں تقسیم محنت کی بدولت حاصل ہوتی ہیں گویا کہ تقسیم محنت انتظام
کائنات کا ایک اعلی رکن ہے اور یہی وجہہ ہے کہ جن قوموں میں وحشیانہ پن
دور ہوتا جاتا ہے اور تربیت اور شائستگی بڑھتی ہے وہ اس عمدہ اصول یعنے
تقسیم محنت کی پیروی سے نہایت خوش اسلوب ہوتی ہیں +

علماے انتظام نے ایک نہایت عمدہ اصول یعنے مسئلہ تقسیم محنت سے قائم کیا ہے
جسکا مطلب یہہ ہے کہ انسانوں میں عام بہبودی اوسی قدر ترقی پذیر ہوتی ہے
جسقدر اونکے پھیلانے اور بڑہانے پر مختلف قابلیت اور استعداد کے لوگ ساعی
ہوں اور یہہ ہے کہ جب کسی کام کے سرانجام میں مختلف قابلیت کے لوگ کوشش
کرینگے وہ باآسانی انجام کو پہونچیگا اور یہی وجہہ ہے کہ فاد تمام کے کاموں میں

دانشمند قومین یکدل ہوکر کوشش کرتی ہین +

اب ہم اپنے مطلب کو ایک مثال کے پیرایہ مین بیان کرتے ہین تاکہ عام فہم
ہوجاوے - فرض کرو کہ کوئی شخص کپڑا تیار کرنے کا قصد کرے تو اول
اوسکو اپنی محنت بہت سی ابتدائی کامون مین صرف کرنا پڑے گی سب سے
پہلے اوسکو روئی کا تخم حاصل کرنا ہوگا پہر اوسکے بونے کے لئے عمدہ زمین کا
تلاش کرنا اور پہر اوس زمین کو محنت کرکے ایسی حالت پر لانا کہ قابل تردد
روئی کے ہوجاوے پہر روئی بونا اور اوسکو پانی پہونچانا اور اوسکی حفاظت
کامل کرکے تیار کرنا پہر اوسکو درختون سے نکالکر اس قابل کرنا کہ وہ کاتنے
کے قابل ہوجاوے پہر کاتنا اور سوت بناکر کپڑا بننا +

واضح ہو کہ مذکورہ بالا مثال مین ہمنے تقسیم محنت کی بہت سے درجون کو
عمداً ترک کردیا اسلئے کہ اگر تمام درجون کو تفصیل بیان کیا جاوے تو بہت سا
وقت اونہین کے بیان مین صرف ہوگا اور اصل مطلب کے لکہنے مین دیر لگی گی -

یہہ باتین نہایت صاف اور روشن ہین انتظام کائنات پر نظر ڈالنے سے ہر
شخص جان سکتا ہے کہ دنیا مین جسقدر قومین اور فرقے آباد ہین اور جو محنتی
اور پیشہ ور موجود ہین سب ایک دوسرے کے محتاج ہین یعنے ایک کی محنت دوسرے
کے حق مین فائدہ پہونچاتی ہے اور اسی تعلق کا نام تقسیم محنت ہے جسطرح
ہم نے اوپر مثال مین بیان کیا ہے کہ کپڑا بننے والے کو اول اپنی محنت بہت سے

ابتدائی کاموں مین صرف کرنا پڑے گی جب وہ اپنے مقصد کے حصول مین
کامیاب ہوگا - چنانچہ ظاہر ہے کہ تمام ابتدائی کام جن مین سے کچھہ تہوڑے سے
ہم نے بیان کئے اور لوگ کرتے ہین یعنے زمین کوئی جوتتا ہے بیج کوئی بوتا ہے
حفاظت کوئی کرتا ہے پیداوار کوئی لیتا ہے اوسکی ماہیت کوئی تبدیل کرتا ہے
سوت کاتکر کوئی لاتا ہے تب کپڑا بننے والا اوس سے کپڑا بنتا ہے پس ظاہر ہے
کہ اگر تقسیم محنت کا سلسلہ انسانون مین قدرت نے مقرر نہ کیا ہوتا تو بہت سے کام
جو پورے ہوگئے نامعلوم رہ جاتے یا ادہورے پڑے رہتے اور اسلئے آسائش
کے ذریعون مین نہایت نقصان رہتے +

تقسیم محنت کا اصول ایسا صحیح اور سچا ہے جسکی صحت مین اشتباہ کو مطلق دخل
نہین اگرچہ ایشیا کے ملک اوسکے عالی منزلت فائدون سے اب تک محروم ہین
اور اسلئے اوسکے حصول کی طرف متوجہ نہین ہوتی مگر یورپ کے حالات پر نظر
کرنے سے اس مسئلہ کی سچائی ذہن نشین ہوتی ہے - رعایا کے پیچ در پیچ تعلقات
جو اوس ملک مین سلطنتون سے خلط ملط ہوگئے ہین اور گویا کہ رعیت نے گورنمنٹون کو
معقول دلائل سے بیوقوف اور کم زور ثابت کرکے انتظام ملکی مین باہم متفق ہو کر
دست اندازی کرلی ہے اور اس انتظام کی بدولت مختلف قابلیت کے لوگون کی
شرکت سے جو استقلال پیدا ہوا ہے اور فوائد عظیم ظاہر ہوئے وہ بیان کرنیکے محتاج
نہین ہین یہہ سب باتین تقسیم محنت کی طفیل سے حاصل ہوئی ہین +

دوسرا وسیلہ

قدرتی ذریعے

قدرتی ذریعے وہ ہین جو قدرت سے متعلق ہین اور جن مین انسان کی محنت اور وقت کو مطلق دخل نہین ہے جیسے تبدیل موسم کے گرمی سردی سیارون کی تاثیر بارش کی کمی بیشی ہوا اور تاریکی اور روشنی اور اسی قسم کی بیشمار چیزین جو قدرتی ذریعون مین شمار ہوتے ہین اور جن سے دنیا کی پیداوار مین کمی بیشی واقع ہوتی رہتی ہے +

ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ قدرتی ذریعون کے مالکون کو علماے انتظام نے زمیندار کہکر پکارا ہے اور ہم یہہ بھی بتا چکے ہین کہ قدرتی ذریعون سے جو محاصل حاصل ہوتا ہے اوسکو لگان کہتے ہین پس ظاہر ہے کہ لگان کی مقدار اوس اثر پر موقوف ہے جسکے بطفیل قدرتی ذریعون کے پیداوار مین کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اور اسی اصول سے گورنمنٹ نے قانون محاصل کا یہہ ضابطہ مقرر کیا ہے کہ جب ترقی پیداوار بجز دبطفیل محنت یا صرف کاشتکار کے عمل مین آوے تو قدرتی ذریعے کے مالک یعنی زمیندار کو اضافہ لگان کا منصب نہوگا اور جب کبھی کوئی صورت برعکس اسکے نظر آویگی تو زمیندار لگان مین اضافہ کر سکیگا فقط

تیسرا وسیلہ

حفاظت

علماے انتظام نے ترقی دولت کی وسیلون مین سے ایک ذریعہ اجتناب بھی بیان فرمایا ہے
اور اوسکے معنی ان لفظون مین ادا کیے ہین کہ اجتناب سے ایک شخص کا ایسا
برتاو مراد ہے کہ وہ اپنی دولت کو غیر مفید خرچ سے بچاوے یا موجودہ خفیف
منفعت سے دست کش ہو کر منفعت کثیر کو جو آئندہ حاصل ہونیوالی ہو مرجح سمجھکر
خرچ سے اجتناب کرے ہو مگر ہمنے لفظ اجتناب کی جگہ لفظ حفاظت کا استعمال اختیار
کیا ہے جس سے یہہ مطلب بھی جو اوپر بیان ہوا ہے سمجھہ مین آسکتا ہے اور
نیز یہہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ شخص مذکور خود بھی خرچ سے باز رہا اور نیز
اور شخصون کے ہاتہہ سے محفوظ چیز کی حفاظت کرتا ہے جیسے چھوٹے چھوٹے
پودے کہ اون کو مالک اس نیت سے بالفعل نہین کاٹتا کہ چند عرصہ بعد اونکے کاٹنے
سے کثیر منفعت حاصل ہوگی اور نیز اور لوگون کے ہاتہون سے بھی اون کی حفاظت
اوسی خیال سے کرتا ہے۔ اس مثال سے یہہ بات بخوبی ظاہر ہوگئی کہ لفظ
حفاظت کی تحت مین مفہوم اجتناب کا داخل ہے اور اجتناب مین حفاظت کا مفہوم داخل
نہین ہے +

چوتھا وسیلہ

خرچ

خرچ دولت کے مطالب کو ہم آئندہ خوب تصریح کے ساتہہ بیان کرنیوالے ہین
مگر اس مقام پر صرف اسقدر لکہنا چاہتے ہین کہ خرچ دولت بھی بہت بڑا ذریعہ
تحصیل دولت کا ہے ہمکو تعجب ہے کہ اکثر علماے انتظام نے اس اعلے رکن تحصیل دولت کو

محل بیان پر بیان نہین فرمایا فارسی زبان کے ایک قابل شاعر نے اس مطلب کے
نہایت عمدہ طرز بیان مین بڑی دانائی اور لیاقت سے لکھا ہے وہ یہہ ہے
مصرعہ کہ زر زر کشد در جہان گنج گنج ٭ حقیقت مین خرچ دولت ایک ایسی
چیز ہے جسکو تحصیل دولت کے ذریعون مین شمار کرنا چاہیے دیکھو بڑے بڑے
کارخانہ والے اجناس بہم پہنچانے کے لیئے پیشگی روپیہ دیدیتے ہین ساہوکار
اپنا نقد روپیہ لوگون کو سود پر دیتے ہین اور ایک میعاد گذرنے کے بعد منافع
معین پانے کے مستحق ہوجاتے ہین

پانچوان وسیلہ
توقع

یہہ آخیر بات جو ہم لکھتے ہین کسی عالم علم انتظام نے نہین لکھی مگر ہم ترقی تحصیل دولت
کے تمام ذریعون سے اوسکو بڑا سمجھتے ہین - اگرچہ بلحاظ عظمت اور منزلت اوس
ذریعے کے ہمکو ضرور تہا کہ تحصیل دولت کے ذریعون مین سب سے پہلے اوس کا تذکرہ کرتے
مگر وہ ذریعہ تمام ذریعون کے سامنے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اون سب کا نتیجہ
ہے اور نتیجہ سب سے پیچھے حاصل ہوتا ہے اسلیئے ہم نے اوسکا تذکرہ سب سے آخر کیا ہے
اب ہم توقع کی کچھہ مختصر کیفیت بیان کرتے ہین واضح ہو کہ جس ملک مین امن و
امان اور چین چان ہوتی ہے وہان تجارت کی گرم بازاری خوب رہتی ہے
تاجرون کو ہر طرح کی آزادی اور آمدرفت کی جراءت ہوتی ہے بخلاف اوسکے

امن امان کا نہونا یا گورنمنٹون کا ظالم ہونا یا لڑائیون اور فتنہ فساد کا قائم
رہنا غرض کہ ایسے امور ترقی دولت کے ذریعون اور انتظام مدنی کے سامانون
کو پامال کرتے ہین ظاہر ہے کہ جو صدمہ ۱۸۱۲ء مین رشیا کی تجارت کو
بوناپارٹ کے جنگی برتاؤ سے پہنچا اوسکا تلافی نہایت مشکلون سے ہوا اور
جو نقصان کہ طوائف الملوکی کے زمانہ مین ہندوستان کے دولت مندون نے
بہ مجبوری گوارا کیئے وہ ابھی ہماری آنکھون سے محو نہین ہوئے ہین۔
اب خیال کرنا چاہیئے کہ ایسے مصیبت ناک وقتون مین جبکہ امن و امان کا
نام ونشان کوسون دور تھا لوگ کس توقع پر تجارت کرنے کے لئے آمادہ
ہوتے۔ ۱۸۷۰ء مین فرانس کی خونخوار لڑائی مین جو پریشانی تجارت کے
کاروبار مین امن امان معدوم ہو جانے کی بدولت اور نیز کونٹ بسمارک کے
اون احکامات سے جو فرانسیسی تاجرون کی گرفتاری سے متعلق تھے پیدا
ہوئی وہ کچھہ کم نہ تھی۔ اوس وقت مین تمام فرانسیسی تاجرون نے اپنا مال جون کا
تون چھوڑکر نفع سے بے توقع ہو کر اپنی جانون کو بمشکل مقامات محفوظ مین پہنچالینا
غنیمت سمجھا پس ہمارا مطلب اس بحث سے یہہ ہے کہ امن سے لوگون کو توقع ہوتی ہے
اور توقع سے دل کی امیدین پوری ہوتی ہین چنانچہ مشہور بات ہے کہ دنیا بامید
قائم ہے۔ سچ یہہ ہے کہ اگر انسانون کی طبیعت مین توقع کا جذبہ نہو تو بہت
سے ذریعے ترقی دولت کے بیکار پڑے رہین اور تجارت کی بالکل سرد بازاری

اس مقام پر ہمکو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ متعلق دولت کے ہندوستان کے
لوگون کے اس بیان کی تفتیش کیجاوے کہ انگریزی گورنمنٹ کے عہد مین تمام
چیزون کی گرانی ہوگئی اور ہوتی جاتی ہے اور ہوتی جاوے گی پہلی گورنمنٹون
کے زمانہ مین جو کام تہوڑے روپیہ سے نکلتا تہا اب نہین نکلتا حقیقت مین یہہ
شکایت اہل ہند کی بہت درست ہے مگر افسوس کہ کوئی اوسکی حقیقت دریافت کے
پر متوجہ نہین ہوتا اسلئے ہم تہوڑا سا حال جو گرانی سے متعلق ہے لکہتے ہین ۔
واضح ہو کہ انگریزی گورنمنٹ کی عہد مین پیداوار کو کسی قسم کا نقصان نہین پہنچا
بلکہ نہرون کے نکلنے اور فن کاشت کے نئے نئے طریقہ شائع ہوجانے سے پیداوار
دن بدن ترقی پر ہے البتہ شاہراہون کی درستی اور سڑک آہنی نکلنی اور عام
امن امان کے ہونیسے یہہ گرانی پیدا ہوئی ہے بار برداری کے اخراجات
گہٹ گئے لوٹ کہسوٹ کے وسواس جاتے رہے ہر شخص کو ترقی تحصیل دولت
کی جرأت ہوئی مالدارون نے بیخوف ہو کر نفع کی توقع پر اپنا مال تجارت کے
کاروبار مین لگایا جہان جو چیز ذرا سستی پائی خرید کر بآسانی دوسرے ملک
مین پہنچائی اور فوراً منافع حاصل کر کے مال کو دوسرے کام مین لگایا اور
اپنے دل کی توقع کو پورا کیا +

سوائے وجہ مذکورۂ بالا کے ایک اور وجہ یہہ ہے کہ جو ترقی تجارات کے بسبب سلامتی
راہون اور خوبی انتظام گورنمنٹ کی اس زمانہ مین ہوئی پہلے کبہی نہین ہوئی تہی

غیر ملکون کے تاجر بے تکلف ہندوستان مین آتے ہین اور اس ملک کی
پیداوار کو بڑی قدر و منزلت سے حریدکر جہان نفع کی توقع ہوتی ہے لیجاتے
ہین۔ واضح ہو کہ ہندوستان سے قدرتی پیداوار جسکو خام پیداوار یا جنس
کہتے ہین بہت جاتی ہے اور اوسکے عوض سونا چاندی اس ملک مین بہت
آتا ہے لیکن وہ بہی قرار نہین پکڑتا اسلئے کہ غیر ملک کے لوگ ہندوستان کی
اوسی خام پیداوار کو دوسرے صورت مین لاکر جسکو نہ اور دہ گونہ منافع حاصل کرکے
فروخت کرتے ہین پس ان سببون سے اس ملک مین روز بروز اون اجناس
کی جو یہان پیدا ہوتی ہین گرانی ہوتی جاتی ہے اس گرانی سے صرف وہ لوگ
تنگ ہوگئے ہین جو آمدنی معین رکہتے ہین قدرتی ذریعہ والون نے اپنے ذریعون
کے تاجرون نے اپنی جنسون کی محنتی لوگون نے اپنی محنت کی قدر و قیمت بڑہائی
مگر گورنمنٹ کے ملازم اوسی پہلی حالت پر ہین اور عجب نہین کہ گورنمنٹ کو اپنے
ملازمون کی تنخواہ مین اضافہ کرنا پڑے +

ہمکو اپنی اس تقریر پر یہہ اعتراض وارد ہونیکا اندیشہ ہے کہ قیمت اون اشیا
کی جو غیر ملکون سے ہندوستان مین لائی جاتی ہین بہ نسبت اوس زمانہ کے
جب کہ نہین لائی جاتی تہین اور جیسی بڑہی پہلی ہندوستان ہی مین بنائی
جاتی تہین زیادہ ہے اسلئے ہم اسقدر اور لکہتے ہین کہ ہندوستان مین ایک بہت
بڑا وہ گروہ تہا جو سوت کاتکر اپنی اوقات بسری کرتا تہا مگر اب وہ بہی

دن بدن کم ہوتا جاتا ہے اسلئے کہ جو عمدہ اور پائدار کپڑہ کم لاگت مین انگلستان
سے تیار ہوکر ہندوستان مین لایا جاتا ہے وہ ہندوستان مین تیار نہین ہوسکتا
اور چونکہ لاگت زیادہ لگتی ہے اور انگلستان کی تجارت کی افزایش کی سبب سے
خریدار اپنے ملک کی چیزگران قیمت مین لینے پر راضی نہین ہوتے اسلئے اوس کارخانہ
مین فتور واقع ہوا - ہان یہہ سچ ہے کہ غیر ملکون کی بہت سی چیزین اب ہندوستان
مین ایسی آتی ہین جن سے اس ملک کے لوگ بالکل آگاہ نہ تھے اور چونکہ اب
اون سے واقف ہوکر آرام پاتے ہین یا اپنی شان وشوکت سمجھتے ہین
اسلئے اون کو خریدتے ہین اور اس عمل سے دولت کا بہت بڑا حصہ اس
ملک سے دوسرے ملک کو منتقل ہوجاتا ہے اور جو چیزین بعوض اوسکے
خریدی جاتی ہین وہ چند مدت بعد ناقص یا معدوم ہوجاتی ہین -
اس مقام پر ہم اسقدر بیان کرنا فرض سمجھتے ہین کہ ہمارے ملک کے لوگ
اگر آسودگی کے خواہان ہین تو کوشش کرکے ایسی تدبیر نکالین کہ اس
ملک کی خام پیداوار جو بعد انقلاب مصنوعی کے پھر اسی ملک مین لائی جاتی
ہے وہ نہ آنے پاوے یعنے اس ملک کے لوگ خود اون چیزون کو کم لاگت
مین ایسا تیار کرین کہ بہ نسبت دوسرے ملکون کے اون کی قیمت قلیل ہو اور
جو چیزین کہ غیر ملکونسے ارزان ہاتھہ آتی ہین اونکو بدستور آنے دین اس ترکیب
سے البتہ دولتمندی کی ترقی ہوسکتی ہے -

سوا اسکے ایک اور بات بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ ہر ملک کی دولت
کا گہٹنا اور بڑہنا اوس ملک کے باشندون کی طبیعت اور مزاج پر بہی
موقوف ہے یعنے اگر کسی ملک کے لوگون کی طبیعت ایسی چیزون کی طرف
مائل ہو جو غیر مفید ہون اور نیز تہوڑے عرصہ مین یا معًا خراب یا معدوم ہوجاتی
ہون تو وہ ملک بہت جلد برباد ہوجاوے گا چنانچہ وہ حال بیان آئندہ
سے بخوبی سمجہہ مین آتا ہے +

خرچ

تحصیل دولت کے ذریعون کے بعد ہمکو اقسام خرچ کا حال لکہنا ضرور ہے واضح ہو
کہ تحصیل اور خرچ دولت کے اصطلاحی معنی ہم اوپر بیان کر چکے ہین ۔
خرچ کی دو قسمین ہین مفید اور غیر مفید یا بارآور اور غیر بارآور ۔ پہلی قسم خرچ
سے ایسا استعمال مراد ہے جس سے کوئی منفعت بالکل حاصل ہو یا آئندہ حاصل
ہوسکے یا جس کا کوئی عمدہ نتیجہ کسی شئے مادے مین نظر آوے یا کوئی راحت
مفید اوس سے حاصل ہو +

دوسری قسم خرچ کا حال اسکی منافی ہے اوس سے دولت بالکل معدوم یا
کم ہوجاتی ہے ۔ اس مقام پر ایک قابل مصنف کا دلچسپ بیان جو اونہون نے
خرچ بارآور اور غیر بارآور کی نسبت لکہا ہے لکہنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ
لکہتے ہین کہ خرچ بارآور کسی شئے کا استعمال ایسے طریقہ پر ہے کہ آئندہ کو اوسسے

پیدا ہوا اور جس خرچ غیر بار اور کے یہہ علامت ہے کہ خرچ کرنیوالے کے سوا کسی اور کو لطف اوسکا حاصل نہو باقی اور تمام خلائق مین تاثیر اوسکی یہہ ہوتی ہے کہ جو اجناس اوسکے برتاؤ کے لئے موجود ہوتی ہین اون مین کمی آجاتی ہے +

بعض بعض چیزین اس قسم کی ہین کہ سوائے خرچ غیر بار اور کے خرچ بار اور کے صلاحیت ہی نہین رکھتین جیسے قیطون اور زردوزی کے کام اور تمام زیور اور اصناف جواہرات جو صرف آراستگی کے کام مین آتی ہین اور جاڑے گرمی کی روک تہام اون سے مطلق نہین ہوسکتی اور تماکو اور ملاہر اور سارے نشے اسی قسم مین داخل کئے جاتے ہین جن کے نسبت غایت سے غایت یہہ بات کہہ سکتے ہین کہ وہ مضرت سے خالی ہین اور بہت سی چیزین ایسی ہین کہ وہ صرف خرچ بار اور سے پیدا کیجاتی ہین اور دیدہ و دانستہ برتاؤ اون کا خرچ بار اور مین نہین ہوتا اور یہہ وہ قسم ہے کہ بیلچہ سے لیکر دخانی کل تک تمام آلات اور اوزار اور جہاز اس قسم مین داخل ہین مگر اکثر جنسون کا استعمال خرچ بار اور یا غیر بار اور کی طریق سے مالک کی مرضی کے موافق ہوسکتا ہے یعنی بجائے اوس چیز کے جو خرچ مین آوے کوئی اور چیز قائم ہوجاوے یا بجز حال کے خوشی کے اور کوئی بات اوسکا نتیجہ نہووے جس شے کی امداد و اعانت سے انسان کی حیات قائم رہ سکتی ہے استعمال اوسکا خواہ اون لوگون کی خاص

پرورش مین ہووے جو خود اوسکو پیدا کرتے ہین یا وہ اون لوگون کے خرچ مین آوی جو اوسکے پیدا کرنیوالے نہین مگر فرق یہہ ہے کہ صورت اول مین استعمال اوسکا بطور خرچ بارآور کے ہوتا ہے اور دوسری صورت مین بطریق خرچ غیر بارآور کے لہٰذا بارآور اور غیربارآور خرچ کرنیوالون مین امتیاز ایسا نہین ہوتا جیسا کہ خرچ بارآور اور غیربارآور مین ہوتا ہے اور یہی باعث ہے کہ لوگون کی تقسیم بارآور اور غیربار اور خرچ کرنیوالون مین صحیح و سالم نہین ہوتی اسلئے کہ ایسے لوگ بہت کم ہین کہ بعض بعض باتون کی روسے دونون مین داخل نہون چنانچہ ایک ہی آدمی بقدر اوس خرچ ضروری کے جو اوسکے آئندہ کمانے کے لئے ضروری ہووے بارآور خرچ کرنیوالون مین داخل ہے اور وہی آدمی بحساب اخراجات غیرضروری کے غیربار اور خرچ کرنیوالون مین شامل ہے اور محض غیربارآور خرچ کرنیوالے وہ لوگ ہین جو ہمیشہ بیہودہ خرچ کرتے ہین اور اوس خرچ کے عوض آئندہ کچھہ پیدا نہین کرتے اور بار اور خرچ کرنیوالے وہ لوگ ہین جو ہمیشہ اسرافات بیہودہ سے پاک صاف رہتے ہین +

غیربارآور خرچ کرنیوالون کے اول قسم مین وہ لوگ داخل ہین جو بذریعہ اپنے پہلی محنتون یا ارث وہبہ کے زر کافی اپنے پاس رکہتے ہین اور فرصت اوقات اور آمدنی جائداد کو عیش و عشرت مین اوڑاتے ہین مگر یہہ لوگ بہت کم ہین

+ ... اور جو لوگ بسبب جہالت کے مفلس ہوتے ہین اون مین ایسے بہت کم
ہوتے ہین کہ اپنے پیٹ پالنے کا ایسا وسیلہ رکھتے ہون جو اون کے زور
بازو سے متعلق نہو برخلاف اوسکے تربیت یافتہ قومون مین مال و دولت اور
جاہ وحشمت اور محنت و مشقت کی تمنا اور لوگون کو فایدہ پہنچانے کی آرزو
ہوتی ہے ان ہی باتون کا شوق ہماری خلقی کاہلی اور سستی عیش و آرام کے
مخالف ہمکو مستعد رکہتا ہے اور جسقدر مال زیادہ محفوظ ہوتا ہے اور تحصیل جاہ و
حشمت کی جسقدر راہین کہلتی جاتی ہین اور جسقدر کہ لیاقت اور دولت کی
قدر و منزلت علو خاندان کے مقابلہ مین لوگون کے نزدیک ترقی پکڑتی جاتی ہے
اور جسقدر وہ وحشیانہ پن جو محنت و مشقت کو بہت برا جانتا ہے کم ہوتا جاتا ہے
اور جسقدر کہ روحانی نیکی لوگون کو یہہ بات سکہاتی ہے کہ انسانون کو بہ نسبت خود غرضی
اور ذاتی خوشی یا بیفایدہ رنج کے عمدہ اور بہتر مطلبونکے لئے پیدا کیا گیا ہے غرضکہ
جسقدر تربیت کی ترقی ہوتی جاتی ہے اوسیقدر وہ تمام اسباب جن کے طفیل
آدمی دیدہ و دانستہ محنت و مشقت پر راضی ہوتا ہے زور و قوت پاتے جاتے ہین
- اگرچہ تعداد اون لوگون کی جو اوقات اپنی سستی اور کاہلی مین کاٹتے ہین
بجاے خود بڑہتی ہے مگر پہر بہی اون بدبختون کے مناسبت مستعد لوگون سے
کم ہوتی جاتی ہے +

غیر بار آور خرچ کرنیوالون کی دوسری قسم مین وہ لوگ شامل ہین جو لوٹ کہسوٹ

+ واضح ہو کہ ہندوستانی ریاستونکے والیان ملک کنبہ کے لئے اکثر غیر بار آور خرچ کرنیوالون مین شمار ہونے کے
قابل ہین مگر اون کے حال پر اس مصنف کا بیان صادق آتا ہے +

یا مانگ تانگ سے اوقات اپنی بسر کرتے ہین اور یہہ بات ظاہر ہے کہ جو لوگ
لوٹ کہسوٹ سے اپنی بسر کرتے ہین تعداد اون کی ترقی تربیت کے باعث سے
کم ہوتی جاتی ہے مگر منگتی فقیرون کی نسبت گونہ شک ہے کہ تعداد اونکے کم ہووے
اسلئے کہ فضول دولت اون کی موجودگی کا ضروری سبب معلوم ہوتی ہے اور یہی
ظن غالب ہے کہ فضول خرچون کے ساتہہ اون کی تعداد بہی بڑہتی جاوے گی
اور یہہ بات دریافت ہوگئی کہ ایسے قانونون کے سبب سے جو بنا معقول پر مبنی نہین ہین
یا اون کے عمل درآمد اچہی طرح نہین ہوتے تعداد اونکی بڑہنی ممکن مقصود ہے
ہان یہہ بات شک و شبہ کی قابل نہین ہے کہ اجراے تجارت اور شہرون کے
انتظام اور عمدہ قانونون کے ذریعہ سے تندرست اور قابل محنت بہیک مانگنے
والون کے تعداد اسقدر کم ہو جانی ممکن ہے کہ وہ نہایت خفیف سمجہی جاوے +
غیر بار آور خرچ کرنیوالون کی تیسری قسم مین وہ لوگ داخل ہین جو ضعف و ناتوانی
اور کبر سنی یا دائم المرضی کے باعث سے ہمیشہ کمانے کے قابل نہین اور ہمیشہ
کے لئے اسلئے کہتے ہین کہ لڑکے اور ایسے لوگ اس قید سے خارج ہوجاوین جو بسبب
ضعف و نقاہت مرض عارضی کے کمانے کے قابل نہون اسلئے کہ بچے اور بیمار گو
بالفعل نہین کما سکتے مگر پرورش اون کی اسلئے نہایت ضروری ہے کہ وہ آئندہ
کماوین گے اور یہہ لوگ یعنے بوڑہے اور ضعیف غیر بار آور خرچ کرنیوالون مین
بہت کثرت سے ہوتے ہین اور وہ لوگ ایسے ہین کہ اون کی کثرت تعداد مین

تعداد آبادی کی مناسبت سے کمی نہوگی اسلئے کہ جو سبب بیماری اور نقصان صحت
کے دور کرنیوالے ہوتے ہین جہان کہین اون سے وہ بیماری اور نقصان
بالکل علاج پذیر نہین ہوتا وہان وہ طول حیات کے باعث ہوتے ہین یعنے ایک
مدت تک بیمار کو مرنے نہین دیتے

مطلق بارآور خرچ کرنیوالون کی تعداد یعنے اون لوگون کی تعداد جو مکرر کمانے
کی غرض سے خرچ کرتے ہین نہایت تہوڑی ہے کوئی ایسا ملک بہی ہے جو
غلامی کی وحشیانہ قید اور قوانین غلامی سے آزاد ہووے اور پہر اوس مین
مطلق بارآور خرچ کرنیوالے پائے جاوین اسلئے کہ ادنے مزدور بہی ایسا خرچ
رکہتے ہین کہ وہ اون کی توانائی و طاقت اور صحت و قوت کے قیام کے لئے
ضروری اور لابدی نہین سوا سے اوسکے ہم لوگ اپنے پلے ہوئے جانورون کے
لئے یہہ کوشش کرتے ہین کہ جو چیز اون کے لئے ضروری ہے اوسسے زیادہ نہ دین
اور جن ملکون مین کہ آدمی غلامی کے قانون کے بموجب پلاؤ جانور سمجہے جاتے ہین
وہان یہہ گمان ہوسکتا ہے کہ غلامون کا خرچ بہی ایسا ہی محدود و معین ہوگا یعنے
ضروریات معمولی سے زیادہ نہوگا لیکن عموماً غلام بہی ایسی حالت پر ہوجاتے ہین
کہ کسیقدر اون کی حاجتون سے زیادہ اون کی پرورش کیجاتی ہے

تقسیم مذکورہ بالا یعنے تقسیم خرچ بارآور اور خرچ غیر بارآور سے دریافت ہوا کہ قریباً
سب لوگ ایسے ہین کہ کسی ایک قسم سے خصوصیت نہین رکہتے بلکہ اپنے خرچ خاص کی

حساب سے جو کسی وقت خاص مین واقع ہووے ایک نہ ایک قسم مین داخل
ہو سکتے ہین اور جسقدر کہ کاشتکار آدمی سیدہی سادہی غذا اپنے سطلب کے
لئے کہاجاتاہے اور موٹا جہوٹا کپڑا پہنتا ہے اور ایسے مکان مین رہتاہے کہ جاڑے
گرمی کے لئے کافی وافی ہووے تو اسقدر وہ بار آور خرچ کرنیوالا کہلاتاہے باقی
حقہ اور شراب اور مکان کی و بدن کی زیب وآرائش اور اسی قسم کے بہت سے
دل کی خواہشین پوری کرنیمین جو کچہہ خرچ کرتاہے وہ غیر بار آور خرچ ہے +
واضح ہو کہ مراد اس بحث سے یہہ نہین ہے کہ سوائے ضروریات کے تمام ذاتی خرچ
غیر بار آور ہین اسلئے کہ جو لوگ بڑے بڑے عہدون پر مقرر ہین بات اون کی
اوسوقت تک ٹہیک ٹہاک نہین ہوتی کہ مال و دولت کی نمائش اور شان و
شوکت کی آرائش سے رعب داب اپنا لوگون کے دلون پر نہ بیٹہادین چنانچہ
ایک جج یا کسی بادشاہ کا ایلچی کہ اون کو اپنے منصب کے موافق ایسا علمدر رکہنے کی
ضرورت پڑے جسکا خرچ سالانہ بیس ہزار روپیہ ہووے اور وہ بجائے اوسکے
چالیس ہزار روپیہ خرچ کرے تو نصف خرچ اوسکا بار آور ہوگا اور دوسرا
نصف خرچ غیر بار آور ہوگا مگر یہہ سمجہنا نہ چاہئے کہ اون کی گاڑی کے پیچہے
وہ تیسرا پیادہ کہ بوجہہ اوسکا محض بیفائدہ گہوڑون پر ہے وہ بہی غیر بار آور خرچ
کرنیوالا ہے کیونکہ جو کچہہ وہ خرچ کرتاہے وہ اوسکی خدمت کی اجرت ہے اور
جسقدر کہ وہ غریب اسلئے خرچ کرتاہے کہ اوسے خدمت کے قابل رہے وہ

اوسکا خرچ بار آور ہے البتہ اوسکی خدمتین غیر بار آور طریقون سے اوسکا آقا
خرچ کرتا ہے اور یہہ بہی نہ سمجھنا چاہیئے کہ پیدا کرنیوالے لوگون کے تمام خرچ بلکہ
خرچ ضروری بہی بار آور ہین اسلئے کہ وہ بیچارہ محنتی جسکو نصف مزدوری ملے
اور سالانہ مزدوری اوسکے سو روپیہ اور خرچ اوسکا دو سو روپیہ ہووے تو
وہ سو روپیہ غیر بار آور طور سے خرچ کرتا ہے

ہم کو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسی مقام پر اون مختلف طور طریقون کا کچھہ مختصر تذکرہ
کرین جن مین سرمایہ اس غرض سے صرف کیا جاتا ہے کہ وہ مکرر تحصیل دولت
کے لئے کام آوے +

اول یہہ وہ شخص اوسکو صرف اس نظر سے خرچ کرے کہ جو آثار اوسکے خرچ
کرنے پر مرتب ہوتے ہین وہ بلا واسطہ اوسی شئے سے حاصل ہون مثلاً سرنگون
مین باروت یا دخانی کلون مین کوئیلے خرچ ہوتے ہین اور جو خوراک کہ محنتی
کی حفظ طاقت کے لئے لابد ہووے +

دوسرے یہہ کہ وہ اوس شئے کو رکھہ چھوڑے اور اوسکو ایسے کامون مین لگاوے
جن مین بتدریج فنا ہونا اوسکے لئے لازم ہے اگرچہ وہ بالقصد نہو جیسے کلین اور
تمام اوزار کہ وہ اسی طرح فنا ہوجاتے ہین +

تیسرے یہہ کہ اوسکی صورت بدل دے جیسے اشیا سے مادی مین انقلاب کرکے
کوئی کامل جنس تیار کیجاوے +

چوتہے وہ شخص اوسکو اوسوقت تک اپنے پاس رکہے کہ اون تبدیلیون کے باعث سے قیمت اوسکی بڑہ جاوے جو زمانہ کے گذرنے پر خواہ مخواہ بڑہتی ہے یا بازار کے نرخ کی کمی بیشی سے بہاؤ اوسکا بدل جاتا ہے مثلاً انگورون والا بہاری فصل ہونے کے ساتہہ اپنی شراب اس غرض سے روک رکہتا ہے کہ دونون فائدے اوسکو حاصل ہون +

پانچوین یہہ کہ وہ شخص اوسکو خریدارون کی رفع حاجت کے لئے فروخت کی غرض سے مہیا رکہے جیسے دوکاندارون کی کامل تیار چیزین یا ریلوے ہوٹلون پر پکے پکائے کہانے جو مسافرون کے کام آتے ہین

چہٹے یہہ کہ وہ شخص اوسکو بعوض استعمال کسی قدرتی ذریعے کے اوس ذریعے کے مالک کے حوالہ کرے جیسے کہ کاشتکار اپنے زمین دار کو بعوض قبضہ زمین کے لگان معین ادا کرتا ہے +

ساتوین یہہ کہ وہ کسی مزدور کو اوسکی محنت کے عوض مین کوئی چیز دے یعنے اجرت کا مول ادا کرے +

آٹہوین یہہ کہ وہ شخص اوسکو کسی ایسی چیز سے مبادلہ کرے جسکو سرمایہ کے طور پر کام مین لاوے یعنے اوس سے تجارت کرے +

جو لوگ کہ آٹہون گانٹہہ پورے ہوتے ہین وہ اپنے سرمایہ کو اون آٹہون طریقون سے استعمال مین لاتے ہین اگر ہم کسی شراب بیچنے والے کے اوس علم کو

جو اوسنے اپنے کام مین حاصل کیا اور اوس ذخیرے خانون اور کلون کو جو
اوسکی تجارت کے لئے ضروری ہین اور جنسونکی اوس ذخیرہ کو جو اوسکے خرچ روزانہ
کے لئے درکار ہون اور نیز شراب کے پیپون اور بوتلون غرض کہ تمام اشیاء
مذکورہ کو سرمایہ قرار دین تو ہمکو واضح ہوگا کہ علم اور آلات اور تمام ضروریات
اوسکی اس طرح خرچ ہوتی ہین کہ بلاواسطہ کسی اور شے کے اون کا معاوضہ حاصل
نہین ہوتا ہان اتنا فرق ہے کہ علم اوسکا اوسکے مرتے دم تک یا پیشہ چھوڑتے تک
خراب نہوگا اور اور چیزین خرچ اور قائم ہوتی رہتی ہین البتہ خوراک کے
بربادی بالفعل ہے +

واضح ہو کہ شخص مذکور ایک حصہ شراب کا اسلئے موجود رکھتا ہے کہ گاہک نہ
پھر جاوین اور دوکانداری مین بٹہ نہ لگے اور کچھہ شراب پورانی ہونے کے
نظر سے بچاے رکھتا ہے لیکن درجہ آخر سب کو فروخت کر ڈالتا ہے اور اوسکی
قیمت کو مختلف طریقون پر خرچ مین لاتا ہے مثلاً زمیندار کو کرایہ دیتا ہے کاریگرون
کی تنخواہ ادا کرتا ہے کلون کی مرمت اور سامانون کے مہیا کرنے مین صرف
کرتا ہے اور کسیقدر مے کشی اور نیز اوسکے سامانون کی درستی مین صرف کرتا ہے
تا کہ دوکان اوسکے ذخیرے سے خالی نرہے اور جو کچھہ قیمت شراب مین سے
باقی بچتا ہے اوسکو فائدہ کہتے ہین اور اوسکی یہہ کیفیت ہے کہ منجملہ اوس کے
کسیقدر حفظ طاقت اور بقاے صحت کے لئے اوٹھاتا ہے کہ یہہ خرچ لابدی ہے

اور کچھہ کھایا اور کمایا ہے جو عیر بار آور خرچ کہلاتا ہے

سرمایہ

مخفی نہ ہے کہ اڈم اسمتھہ صاحب نے سرمایہ کو دو قسموں پر تقسیم فرمایا ہے چنانچہ
اون کا بیان ہے کہ دو طریقوں پر سرمایہ خرچ کرنے سے نفع حاصل ہوتا ہے اور
اون دونون طریقوں کا نام دائر اور قائم بیان کیا ہے وہ لکھتے ہین کہ ایسی
چیزون کے مہیا کرنے مین جنسے منفعت بغیر اسکے حصول ہو کہ ایک کے پاس سے دوسرے
کے پاس مبادلہ مین جاوین جو سرمایہ خرچ ہو اوسکو سرمایہ قائم کہتے ہین
مثلاً کاشتکاری کے آلات یا برف کی کل
دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ ایک شخص کوئی جنس خرید کر اوسکو بیچے اور پہر اوسکی قیمت
سے اوسیطرح کوئی شے خرید کر فروخت کرے اوسکو سرمایہ دائر کہتے ہین اسلیئے
کہ اوس مین تسلسل تبدیلات ہوتا رہتا ہے مثلاً کوئی شخص گیہون خرید کر ایک مدت
بعد بیچے اور پہر اوسکی قیمت سے روئی کی خرید فروخت کرے +
مناسب ہے کہ اس مقام پر اوس نازک امتیاز کا تہوڑا اضافہ کر دیا جاوے جو قائم
اور دائر سرمایہ کے مفہوم سے متعلق ہے - واضح ہو کہ سرمایہ کا قائم اور دائر
ہونا ٹہیک ٹہیک طریقہ و نیت خرچ کرنیوالے پر موقوف ہے مثلاً کوئی شخص
کوئی شخص آلات کشتکاری اس نیت سے خریدے کہ اون سے کہیتی کرے
اور صرف اون کے استعمال سے پیداوار حاصل کرے تو ایسی صورت مین وہ آلات

سرمایہ قائم ہونگے بخلاف اوسکے اگر وہ آلات اس غرض سے خریدے جاوین
کہ اونہین کو نفع سے بیچکر اون کی قیمت سے پھر وہی خریدے جاوین اور
پھر فروخت کئے جاوین تو وہ سرمایہ دائر کہلاوینگے

واضح ہو کہ تمثیلات کے سمجھنے مین جو دقتین کہ ناظرین کی پیش نظر ہین وہ
اون اقسام کے بیان سے بہ آسانی سمجھہ مین آسکتی ہین جو ایڈم اسمتھ صاحب
نے نہایت دانشمندی سے لکھی ہین وہ فرماتے ہین کہ قائم سرمایہ مین چار
قسم کی چیزین داخل ہین +

(۱) آلات جو پیشہ ورون کے کام مین آتے ہین

(۲) ظرف یعنے وہ مکان اور دوکانین جہان تجارت کے کارخانہ ہون

(۳) خود ترقی یافتہ کہیت اور نیز وہ کام جو زمین کی حیثیت بڑہانیکے لئے کئے جاوین

(۴) وہ لیاقتین جو تجارت کی کاروبار یا ہنر کے سیکہنے سے حاصل ہوتے ہین

ایڈم اسمتھ صاحب کا یہہ بہی قول ہے کہ دائر سرمایہ کی بہی چار قسمین ہین

(۱) روپیہ

(۲) وہ مویشی جو فروخت کے لئے رہتے ہین

(۳) وہ اشیاء مادی جو پوری نہوئی ہون اور کارخانہ والون اور کاشتکارون
کے پاس ہون جیسے میز کرسی کوٹ پتلون

(۴) وہ تیار کام جو کارخانہ والون اور تاجرون کے قبضہ مین ہون جیسے

سادہ کارون اور لوہارون کے کام

اقسام مذکورۂ بالا کو سینیر صاحب نے نہایت پسند کیا ہے اور لکھا ہے کہ سرمایہ
کی قسمون کو عمدہ طرز بیان اور عجیب طریقہ سے بیان کیا گیا ہے مگر اونکی راے
ہے کہ اقسام سرمایہ کے بیان مین دو عجیب چیزین رہ گئی ہین

اول وہ ضروری چیزین جنکو محنتی اور سرمایہ والی اپنی پرورش مین
خرچ کرتے ہین +

دوم وہ چیزین جو بتدریج فنا ہوتی ہین اور کرایہ پر چلتی ہین +

واضح ہو کہ اڈم اسمتہ صاحب نے اون اقسام جدید مین سے پہلی قسم کے ایک
جزو کی نسبت جو سینیر صاحب نے بیان کی ہین اتنا لکھا ہے کہ محنتی بکفایت
خرچ کرتے ہین اور اون کی محنت سے اونکو آمدنی ہوتی ہے پس اوسکی اجرت طرح
نہین ہے بلکہ اوسکی محنت سرمایہ ہے

رکاردو صاحب کہتے ہین اول صاحب بہی اون سے متفق ہین کہ دائر سرمایہ
اوسکو کہتے ہین جسکا معدوم ہونا جلد جلد ممکن ہو اور قائم سرمایہ کی یون تعریف
کرتے ہین کہ آہستہ آہستہ خرچ ہووے مگر حقیقت مین یہہ تعریفین ایسی نہین
ہین جو قریبًا تمام چیزون پر صادق آوین اور دونون مین امتیاز موجود رہے
پس ہم اوس بہت بڑے مباحثہ سے قطع نظر کرتے ہین جو رکاڈو صاحب نے
کیا ہے اور اڈم اسمتہ صاحب کی تقسیم کو تسلیم کرتے ہین - بہت بڑی وجہہ

جو ایڈم سمتہ صاحب کی تقسیم قبول کرنے کی ہے وہ یہہ ہے کہ رکاڈو صاحب

لوہے کی ڈہلی ہوئی چیزون کو قائم اور سمتہ صاحب دائر کہتے ہین

ایک بڑی دلیل جس سے رکاڈو صاحب کی تعریف مین نقصان معلوم ہوتا ہے

وہ یہہ ہے کہ اون کے تعریف سے درزی کی سوئیان دائر سرمایہ قرار

پاتی ہین اسلئے کہ وہ اوس کے پاس سے جلد ٹوٹ جاتی ہین حالانکہ وہ

سرمایہ قائم ہین +

جو نازک وجہ امتیاز قائم اور دائر سرمایہ کی کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین

اگر وہ رکاڈو صاحب کی پیش نظر ہوتی تو غالبًا صاحب موصوف بہی دائر

اور قائم سرمایہ کی تعریف اون لفظون مین نہ کرتے جن مین کہ کی اور اگر وہ

اوس تقسیم سے متفق نہوتی جو ایڈم سمتہ صاحب نے کی ہے اور اس امر کے

ضرورت ہے اون کو پیش آتی کہ اپنے خیال کے بموجب ایک نئی تقسیم کرین

تو وہ ضرور اوس فرق کا خیال کر لیتے جو بجائے خود آلات اور استعمال آلات

کے نتیجون مین موجود ہے

قوانین افزائش

مطالب مذکورۂ بالا کی بیان کے بعد اب ہم کو صرف قوانین افزائش کا بیان

کرنا باقی رہ گیا ہے اسلئے ہم اوسکے بیان پر متوجہ ہوتے ہین ۔ چونکہ قوانین

مذکور کو نوعیت گورنمنٹ اور طریقہ حکمرانی سے بہت کچھ تعلق ہے اسلئے ہم اول

ایک مضمون گورمنٹ کی حقیقت اور طرز حکومت کی کیفیت مین لکھتے ہین

گورمنٹ کی حقیقت اور طرز حکومت

گورمنٹ کا لفظ ایسی نظم و نسق ملکی پر دلالت کرتا ہے جو ایک اصول پر قائم ہو اور اوسکی پابندی تمام باشندون نے تسلیم کی ہو رعایا کی جان و مال اور حقوق کی حفاظت اور محاصل کی وصول اور خرچ کا انتظام ایک اندازہ معین پر ہوتا ہو+ واضح ہو کہ منجملہ اقسام حکومت کی ایک قسم یہہ ہے کہ حکومت ملک کے بموجب ایک اصول اور طریقہ کی فرمان رواکے ہاتھہ مین ہوتی ہے اور رعایا پر واجب اور لازم ہوتا ہے کہ جب تک طرز حکومت مین کوئی تبدیلی واقع نہ ہو فرمان برداری کرے اس طریقہ حکومت سے بادشاہ کو اختیارات نامحدود حاصل نہین ہوتی بلکہ وہ قانون اور قاعدہ مقررہ کا پابند ہوتا ہے اور رعایا طریقہ حکمرانی کے قانون وضع کرنے مین شریک ہوتی ہے اگر حکمران قاعدہ کی پابندی سے انحراف کرے تو رعایا آزاد ہو جاتی ہے اور پہر حکمران کو حکومت کا منصب استحقاق باقی نہین رہتا+

دوسرا طریقہ یہہ ہے کہ تمام اختیارات بادشاہ کے ہاتہہ مین ہوتے ہین رعایا کی جان و مال اور عزت اور آبرو کا مالک و مختار بادشاہ ہوتا ہے اوسکا طریقہ حکومت کسی قانون عقلی یا نقلی کا پابند نہین ہوتا بلکہ اوسکی مرضی اور خواہش اور غیض و غضب کا تابع ہوتا ہے اس طرز حکومت سے رعایا نہایت کمزور

اور خائف بلکہ حالت غلامی مین رہتی ہے گورنمنٹ کی مرضی کے خلاف کوئی
بات منہ سے نہین نکال سکتی اور ایک نفاق کی حالت مین گذران کرتی ہے
اور نیز سلطنت کی حالت خطرہ مین ہوتی ہے اسلئے کہ حکمران اپنی ذات ہی
اوس کا حامی ہوتا ہے - چونکہ رعایا کو اوسکے کاروبار سے تعلق نہین ہوتا
اسلئے اوسکو اوسکی ہستی یا عدم سے کچھہ سروکار نہین ہوتا +
تیسرا طرز حکومت یہہ ہے کہ اقتدار حکمرانی خاص خاص شخصون کے قبضہ
مین ہوتا ہے گو عوام کے خیالات سے پوری پوری آگاہی حاصل نہین ہو سکتی ہے
مگر تاہم لوگون کو اپنی راے کے اظہار کے موقع ملتے ہین اور گو اوسپر عمل کرنا
حکمرانون پر واجب نہو لیکن عوام کی رایون کی مناسبت کا لحاظ قانون سازی
کے وقت کر لیا جاتا ہے +
چوتہا طرز حکومت یہہ ہے کہ تمام اختیارات حکمرانی عوام کو خود حاصل ہوتے
ہین رعایا آزاد رہتی ہے بادشاہ برائے نام بادشاہ کی خطاب سے پکارا جاتا ہے
اوسکی حقیقت صرف ایک نشین دار آدمی کی مانند ہوتی ہے عوام کی طبیعت
کا بہت کچھہ خیال قانون کے بنانے مین ملحوظ رہتا ہے
یہہ بات تحقیق کرنی کہ شخصی اور جمہوری حکومت مین سے کس مین منفعت رعایا
اور عمدگی انتظام گورنمنٹ کی متصور ہے عام لوگون کے نزدیک نہایت سہل بات
ہے لیکن اوسکا تصفیہ کرنے کے لئے ہمکو ایک نہایت پیچیدہ اور دقیق بات کے

تحقیقات کرنا لازم ہوتی ہے

جب ہم اسبات پر بحث کرنے کے لئے متوجہ ہون کہ کسی ملک مین مذکورہ بالا
دونون سلطنتون مین سے کس قسم کی سلطنت کا انتظام ملکی لحاظ سے سودمند
ہوگا تو اول ہمکو ایسی کامل تحقیقات کرنا لازم ہوگی جسکے بدولت اوس ملک کے
رعایا کی حالت اور عام باشندون کی لیاقت کا اندازہ صحیح صحیح معلوم ہوسکے
یہہ سچ ہے کہ جس حکومت کی بنیاد رعایا کی لیاقت اور حمایت پر قائم ہوگی
(یعنے جمہوری سلطنت) بلاشبہہ مستحکم اور بے زوال خیال کیجاوے گی
مگر ایک بڑی دقت یہہ ہے کہ اگر وہ چیز جسپر گورنمنٹ کا قیام موقوف ہے
(یعنے رعایا کی حالت) خود ناقص ہو تو وہی مضرت رسانی کے لئے مثل ایک
قومی دشمن کے عقلمندون کے نزدیک سمجھی جاوے گی

مذکورہ بالا تقریر کا نتیجہ یہہ ہوا کہ نوعیت حکومت صرف رعایا کی حالت کے
تابع ہے +

یہہ بات نہایت ٹھیک ہے کہ جس ملک کے باشندون مین وہ تمام لیاقتین
جو سلطنت کی روزافزون ترقی کا باعث ہون موجود ہون اور ایسی
حالت مین گورنمنٹ رعایا کی مرضی کے مخالف ہوکر اوسکے دست اندازی
مین مزاحم ہو تو حقیقت مین ایسی گورنمنٹ اپنے حق مین سم قاتل کا مادہ جمع
کرتی ہے کیونکہ بدگمان گورنمنٹ کبھی قائم نہین رہ سکتی +

اس مقام پر ناظرین کو فرانس کے اوس انقلاب پر متوجہ کرایا جاتا ہے جو سنہ ۱۸۷۰ع مین نپولین سیوم کے سامنے پیش آیا اور نپولین کی تباہی اور جلاوطنی کا باعث ہوا +

دانشمند قومون کی طرز حکومت دیکھنے سے خوب ثابت ہو گیا ہے کہ تربیت یافتہ رعیت کی اختیار مین کاروبار سلطنت تفویض ہونے سے بے انتہا فوائد ظاہر ہوتے ہین - رعایا کے دل مین ایک جوش حمایت پیدا ہو جاتا ہے عام لوگ یکدل ہو کر اوسکے حامی بن جاتے ہین جسکا یہہ نتیجہ مترتب ہوتا ہے کہ بڑی بڑی قومی مخالف بھی یک بیک اوس قومی سلطنت کے مخالفت سے کنارہ کش رہتے ہین - محاصل کی تنگی کے وقت عام لوگ بخوشی روپیہ فراہم کر سکتے ہین ٹکس کی تشخیص اور وصول کی جو جو خرابیان اور دقتین پیش آتی ہین اوس سے جمہوری سلطنت بالکل سبکدوش رہتی ہے اور اوس سلطنت کے کامل محافظ اور پوری وفادار فوج خود اوسکی رعایا ہوتی ہے عوام کی طبیعتون مین قومی حمایت کا شعلہ بھڑکتا رہتا ہے مگر یہہ تمام خوبیان جب ہی حاصل ہو سکتی ہین جب کہ رعایا درحقیقت تربیت یافتہ ہو اور اپنے نفع نقصان کو سمجھتے ہو پس حقیقت مین عام باشندون کی اصلی لیاقت سے واقفیت حاصل کرنا گورنمنٹ کے حق مین بھی ایک رکن اعظم استحکام کا ہے اور اوس سے غفلت کرنا بہت بڑی غلطی ہے -

ایک دانشمند کی راے یہہ ہے کہ جس ملک کے باشندون مین وہ تمام لیاقتین جو قومی حقوق اور جمہوری انتظام سے متعلق ہین پورے پورے آجاتے ہین تو وہ کسی تحریک کے محتاج نہین رہتے وہ خود کروٹ لیتے ہین اور اونکین قومی حقوق کی حمایت کا ایک تیز جوش پیدا ہوجاتا ہے جو بنیاد سلطنت کے استحکام کے لئے نہایت نافع ہوتا ہے اور ایسی حالت مین رعایا خود کاروبار حکومت کو بے تامل اپنے ہاتہہ مین لے لیتے ہے اور اس صورت مین انتظام کی شکل بالکل تبدیل ہوجاتی ہے گویا کہ وہ انتظام ایسا ہوتا ہے جس مین رعایا کی نارضامندی اور کسی دشمن کی مخالفت کا مطلق ہراس نہین ہوتا بخلاف اوسکے جہان یہہ باتین نہین ہین وہان تربیت یافتہ لوگونکا جو معدودی چند ہون ہرگز گذارہ نہوگا اسلئے کہ عام لوگ اپنے حقوق سے محض ناآشنا ہونگے اور گورنمنٹ کی آنکھون پر بہی غفلت کا پردہ پڑا ہوگا رعایا کی عام جاہلانہ حالت اور گورنمنٹ کا بیجا غضب جمہوری سلطنت کے قیام کا ایک قوی مزاحم ہوگا البتہ جب رعایا اپنی غرضون کو گورنمنٹ پر ظاہر کرے اور اپنے حقوق ثابت کرنے پر بالطبع مائل ہو اور علانیہ جہگڑنے لگے اور گورنمنٹ کو غفلت سے بیدار کرنے پر متوجہ ہو تو سمجہہ لینا چاہیئے کہ ملکی انتظام کی حالت تبدیل ہونیوالے ہے کیونکہ ایسے اہم امور (جن کو آزادی کا مقدمہ سمجہنا چاہیئے) اوسوقت تک ظاہر ہونا ناممکن ہین جب تک کہ رعایا مین اپنے حقوق کی نوعیت سمجہنے کی

قابلیت پیدا ہو+

مگر یہہ مباحثہ ایسے ملک کی حالت سے متعلق نہین ہے جہان مختلف المذہب
قومین آباد ہون اسلئے کہ مختلف قومون مین قابل اطمینان تعلقات کا پیدا ہونا
نہایت دشوار ہے۔ جن ملکون کو کہ ہم ترقی یافتہ دیکھتے ہین اونہین بھی وہی
خیالات جنکی ہم شکایت کر رہے ہین ترقی کے مانع و مزاحم ہوئے تھے مختلف
خیالات رکھنے والے قومون مین مخالفت کا پیش آتا رہنا قدرت کا مقتضے ہے
اسلئے کہ ہر قوم ملکی قوانین کو زیادہ تر اپنی خواہشون کے لحاظ سے ترتیب دینے پر
مائل ہوگی اور اسی سبب سے عمدہ سلسلہ پر قومی تعلقات کی مسلسل ہونے مین
ہمیشہ خرابی پیش آوے گی چنانچہ اس کلام کی صداقت کے لئیے ہندوستان کے
حالت پہ تامل کے ساتھہ نظر ڈالنے سے عبرت ہوتی ہے ہان یہہ سچ ہے
کہ یہہ خرابی عام لوگون کی تربیت یافتہ ہونے سے رفع ہو سکتی ہے یعنے جو
وحشیانہ خیالات کہ تعلقات باہمی کی بربادی اور قومی ربط وضبط کی تباہی کا
باعث ہین وہ صرف اوس حالت مین بدل سکتے ہین جب کہ عام لوگ خود اپنی
بھلائی مین امتیاز کرنے پر متوجہ ہون اور سب کے حقوق مساوی تسلیم کئیے
جاوین اس خاص معاملہ مین ملک چین کی ملکی حالت پر خیال کرنے سے بہت کچھ
تسکین ہوتی ہے اور دل قبول کرتا ہے کہ اوس ملک کی قومین صرف اسی
اصول کی پیروی سے اب تک اپنی ملک مین حکومت کر رہے ہین تمام

باشندون کے حقوق بلا امتیاز برابر تسلیم کئے جاتے ہین اور بغیر لحاظ مذہب

و پیشہ کے سب اسی عمدہ اصول کے پابند ہین +

ایک دانشمند سیاح نے ملک چین کی سیر کے بعد اپنے روزنامچہ مین وس

ملک کے ملکی انتظام کی نسبت نہایت دلچسپ رائے لکھی ہے اور آخر مین

بیان کیا ہے کہ خدا کی قہر سے جس دن چینیون مین سے موجودہ تعلقات

ٹوٹ گئے تو وہی دن اون کے ادبار کا سمجھنا چاہئے گو اون کے ملک مین کیسے

ہی عمدہ قانون قومی حفاظت کے جاری ہون +

اس تمام بحث سے یہہ بات نکلی کہ رعایا کو خود اپنے آپ مین باہمی ربط و

ضبط سے ایسی لیاقتون کا پیدا کرنا فرض ہے جسکی بدولت وہ اپنے حقوق کے

کامل حفاظت کر سکے اور گورنمنٹ کی غفلتون کا علاج معقول طور پر کر لے

جسنے یہہ کہا ہے سچ کہا ہے اور مختصر لفظون مین بڑے اصول کو بیان کیا ہے

بیت رعیت چو بیخ است سلطان درخت + درخت ای پسر باشد از بیخ سخت

پس جسطرح کہ اس کہنے والے نے رعیت کی نسبت گورنمنٹ کے ساتھہ بیان

کی ہے اسی طرح رعیت کو بھی اپنی حالت درست کرنا چاہئے ورنہ رعیت خود آپ

کو اور اپنے ساتھہ گورنمنٹ کو خطرہ مین ڈالنے والے ہے +

قانون افزائش محنت

واضح ہو کہ پیدائش کوئی شے قائم نہین ہے وہ ہمیشہ ترقی پذیر رہتی ہے گو

یہہ سچ ہے کہ بوجہ نادرستی قوانین حفاظت یا ظالمانہ طریقہ حکمرانی گورنمنٹ یا خرابی طریقہ تہذیب یا رائج ہونے وحشیانہ طور طریقون یا مزاحم ہونے دیگر موانع افزائش کی پیدائش کو نہایت صدمہ پہونچتا ہے لیکن باینہمہ میلان اوسکا ہمیشہ افزونی کی طرف رہتا ہے اور یہہ میلان کچھہ اس سبب سے نہین ہے کہ پیدا کرنیوالے اپنی آسائش کے وسیلے بڑہانے کے خواہشمند ہوتے ہین بلکہ بسبب بڑہنے تعداد خرچ کرنیوالون کے پیدائش کا افزون ہونا قدرت کا مقتضی ہے +

ہم اوپر بیان کر آئے ہین کہ دنیا کے لوگون کی تین قسمین ہین محنتی اور صاحب جنس اور قدرتی ذریعے والے ۔ پس یاد رکہنا چاہئے کہ جب ان تینون چیزون کی افزائش ہوگی تب ہی دولت کی ترقی ہوگی ۔

جاننا چاہئے کہ افزائش محنت موقوف ہے افزائش آبادی پر جو قوت افزائش کہ قدرت نے موجودات ذی روح مین پیدا کی ہے وہ غیر محدود ہے اگر تمام زمین کسی خاص چیز کے افزائش کے لئے مخصوص کر دی جاوے اور وہ اسباب جو ترقی کے مانع و مزاحم ہین رفع ہوتی رہین تو تہوڑی سی مدت مین تمام زمین اوس چیز سے بہر جاوے ۔ اقسام غلہ مین بہت سی چیزین ایسی ہین کہ اوسکے ایک درخت سے ہزار درختون کا تخم پیدا ہوتا ہے اسیطرح اگر اوسکی افزونی کو قانون افزائش محنت کے استعمال سے

افزودن کیا جاوے تو ایسی افزونی ہو جیسے کہ عمل ضرب سے اعداد بڑہ جاتے ہین اور تہوڑے عرصہ مین اوس عمل سے ایسی ترقی ظاہر ہو کہ موجب اتعجب عظیم ہو جاوے - یہی حال بنی انسان کی ترقی کا ہے ایسے ملکون مین جہان زمین سیراب اور آب و ہوا موافق اور گورنمنٹ عادل ہے* ہو وہان تعداد انسانون کی پچیس سال کے عرصہ مین دوچند ہو سکتی ہے لیکن اس ترقی کے مانع و مزاحم کہین تو مفلسی ہے اور کہین لوگون کا یہہ خیال ہے کہ خدانخواستہ ہماری موجودہ حالت تبدیل نہو جاوے اور اس لئے ہماری اولاد تباہی مین نہ پڑے اور کہین رسمی قوانین کا پابند ہونا اس ترقی کو روکتا ہے چنانچہ بعض ملکون مین یہہ رسم جاری ہے کہ جب تک خود لڑکیان اپنی محنت سے جہیز تیار نکرلین شادی نہ کرین اور کہین رواج کثرت جہیز اس ترقی کا مزاحم ہے کہ بعض اقطاع ہندوستان کی خاص خاص قومین لڑکیون کو پیدائش کے وقت ہلاک کر ڈالتے ہین اور کہین ترکہ کی تقسیم اس ترقی کو صدمہ پہنچاتی ہے یعنے یہہ کہ ایک شخص آمدنی مقررہ سے بطفیل خرچ شاملاتی چین سے گذارہ کرسکتا ہے اور جب اوسکی جائداد کا محاصل چند حصون پر تقسیم ہو جاتا ہے اور علیحدہ علیحدہ

* گورنمنٹ کے عدل کی قید اسلئے لگائی گئی کہ گورنمنٹ کے ظلم سے بہت لوگ تنگ ہو کر ہجرت یا جلاوطنی اختیار کر لیتے ہین اور اس سبب سے آبادی مین کمی ہوتی رہتی ہے

گھر ہو کر ہر شخص خرچ اوٹھاتا ہے تو وہ آرام جاتا رہتا ہے اور جب ایک پشت
کے بعد پھر ترکہ کی تقسیم کیجاتی ہے تو اور بھی خرابی پیدا ہوتی ہے +
اپنے ملک کے ملکیون کی نسبت ہندوستان کے لوگون کا یہہ عام خیال ہے کہ
ایک گاؤن کا زمیندار جو اپنی زندگی خوب آرام سے بسر کرتا ہے دو تین پشت میں بتدریج
پر اوسکی اولاد حالت زمینداری سے حالت کاشتکاری پر پہونچ جاتی ہے
اور گو اس طریقہ سے محنت کی افزونی نظر آتی ہے اور پچھلی حالت کی نسبت
پیداوار کی بھی افزائش ہوجاتی ہے لیکن وہ آرام اور چین نہین رہتا +
حقیقت مین یہہ خیال نہایت صحیح اور درست ہے اور اوس سے اس مسئلہ
کی تصدیق ہوتی ہے کہ افزائش محنت افزائش آبادی پر موقوف ہے +
رحم دل گورنمنٹون نے قانون محاصل مین اس قسم کے علاقون پر نرم جمع لگانے
کی تاکید ہے اس خیال سے کہ گو بسبب افزونی محنت کی پیداوار مین افزائش
ہوگئی لیکن اوسکے ساتھہ خرچ کرنے والون کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے ورنہ
ایسی حالت مین زیادہ محاصل لینے سے بجاے اسکے کہ بہبودی آئندہ کے
صورت نظر آوے بہت جلد ملک مین ویرانی اور تباہی پھیل جاوے گی
اب ہمکو اوس تدبیر کا بیان کرنا باقی رہ گیا جو محنتون کی آسودگی سے علاقہ
رکھتی ہے پس یاد رکھنا چاہئے کہ جب تک محنتی لوگ بذریعہ عمدہ تعلیم و
تربیت کے خود اپنی آسودگی مین معقول ترقی نہ کرین گے ممکن نہین کہ اونکے

حق مین مرفہ حالی اور فارغ البالی کی افزونی ہو +

محنت کی تمام بار آوری محنتی کے اوصاف جسمانی اور نفسانی اور اخلاقی یعنی
اوسکی صحت اور ہنرمندی اور جسم و دماغ کی قوت پر موقوف ہے چنانچہ
دنیا مین بہت سے عمدہ ملک ہین جو دولت کے لحاظ سے تنگدست ہین مثلاً
ہم دیکھتے ہین کہ بہت سے جانور اور بیجان مخرج دولت کے کمال افراط سے
افریقہ اور ایشیا کے باشندون کے سامنے جا بجا پہیلی ہوئی ہین مگر وہ نفسانی
اور اخلاقی اوصاف سے محروم ہین اسلئے دولت کی نا کامل اشیا ر کی تکمیل
نہین کرسکتے ۔ افریقہ کی وحشیونکو دیکہو کہ وہ زرافہ کی ہڈیان اور ہاتی دانت
جنگلون سے جمع کرکے نہایت ارزان قیمت پر اقوام یوروپ کے ہاتہہ بیچتے
ہین اور وہ دانشمند قومین اون بدہئیت اور متعفن ہڈیون سے ہزارون عمدہ
عمدہ چیزین تیار کرکے بڑے بڑے فائدے اوٹہاتے ہین ہندوستانکے لوگ
بہی اشیاء تجارت مثل روئی اون نیل چربی چمڑا یوروپ کو بہیجتے ہین اور خود
اون کے فوائد اور قابل الاستعمال کرنے سے بے بہرہ ہین حالانکہ ظاہر ہے
کہ ان باتون سے انتظام مدنی اور ملکی ترقی مین نہایت نقصان اور خرابی واقع
ہوتی ہے اور وہ خرابی کچہہ پوشیدہ نہین ہے بلکہ عیان ہے اور گویا ان سببون سے
اون قومونمین ایک بہت بڑا عیب پایا جاتا ہے کہ وہ اپنی ضرورتونکی سامانون مین دوسری
قوم کے محتاج ہین اسلئے کہ اوصاف نفسانی اور اخلاقی جو بذریعہ تعلیم و تربیت کے

حاصل ہوسکتے ہین اونمین نہین ہین اوراسی سبب سے اپنے ملک کی پیداوار سے
نفع نہین اوٹھا سکتے حالانکہ ترقی ملک کی یہی علامت ہے +

اس قباحت کے رفع کرنے کی تدبیر یہہ ہے کہ ناتربیت یافتہ قومین اول ان باتون
پر غور کرین کہ اون کے ملک کی پیداوارین کہان کہان اور کس کس طرح خرچ
ہوتی ہین اور اون سے کیا کیا حاصلات حاصل ہوتی ہے اور غیر ملکون کی چیزین جو
اونکے ملک مین آتے ہین کن اجناس سے تیار ہوتی ہین اور کس قیمت پر فروخت
ہوتی ہین اسکے بعد اپنے ملک کی حاصلات کو بیگانہ ملکون کی تجارتی اشیا کی
قیمت سے مقابلہ کرین اور نیز وہ امر دریافت کرین جو اونکے ملک کی حاصلات
کی کمی اور بیگانہ ملکون کی چیزون کی قیمتی ہونے کا باعث ہے بعد اسکے وہ تدبیر
نکالین کہ اپنی ضرورتون کے سامانون مین غیر قومون کے محتاج نرہین بلکہ غیر قومون
کے سامانون کو ارزان قیمت پر اونکے ملک مین بیچکر نفع حاصل کرین +

یاد رکھنا چاہئے کہ اس تدبیر کا حاصل ہونا قاعدہ تعلیم و تربیت پر منحصر ہے اور جس
ملک کے لوگ اس تدبیر سے غافل رہین گی وہ ملک آج نہین کل ۔ کل نہین پرسون
تباہ ہوگا +

یہہ سچ ہے کہ مذکورہ بالا وحشیانہ ملکون کے طریقہ حکومت نے لوگون کو اشیاے
ناکامل کے مکمل کرنے کی لیاقت حاصل کرنیکا موقع ندیا ۔ چنانچہ گورنمنٹون کا فرض
یہہ ہے کہ وہ ملکی و غیر ملکی ظلم و ستم اور مکر و فریب سے لوگون کی حفاظت کرین مگر

شامت اعمال سے گورنمنٹون نے صرف امن وآمان قائم رکہنے ہی کو نہین بلکہ
دولت رسانی کو بہی اپنا فرض سمجہنا یعنے یہی نہین کہ رعایا کو اس قابل کرین
کہ وہ امن وآمان مین مال ودولت کی تحصیل کرکے اوسکا حظ اوٹہاوین اسباب
کے سکہا نیے مین بیفائدہ سعی کی کہ وہ کیا کیا چیزین پیدا کرین اور کس طور پر اونکو
کام مین لاوین اور اپنے کاروبار کے اہتمام کس طور پر کیا کرین اور ان سب
باتون کی تعمیل رعایا سے جبراً کرانا بہی اپنا فرض سمجہا چنانچہ نپولین بونا پارٹ
نے انگلستان کی مخالفت مین یہہ بیہودہ طریقہ اختیار کیا کہ مخالف ملک کے دستکاری
کی تجارتی چیزین فرانس ورنیز اون ملکون مین جو بونا پارٹ سے موافقت
رکہتے ہین نہ آنے پاوین اور اوسی کوشش مین اوسنے چقندر سے شکر
نکالنے کی ترکیب ایجاد کی تہی اور اوس ایجاد کی گہمنڈ مین وہ یہہ شیخی مارا
کرتا تہا کہ فوانٹن بلا کا جنگل تمام یوروپ کے لئیے شکر مہیا کرنے کو کافی ہے
اس قسم کی غلطیون نے رعایا کی آنکہون پر غفلت کا پردہ ڈالدیا اور اون کے
طبیعتون مین اپنی بہلائی مین کوشش کرنیکی جو استعداد موجود تہی اوس کو
بالکل محو کردیا جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ ہر قسم کے کاروبار کا مدار گورنمنٹو نپر آپڑا
جن ملکون کے لوگ کہ تربیت یافتہ تہے اون پر بہی گورنمنٹون کی نا واجب
کوششون کا یہہ اثر پڑا کہ رعایا کی محنت اون کی مرضی کے مخالف نامناسب
کامون مین صرف ہونے لگے اور اس قسم کے وحشیانہ برتاو سے غیر ملکون کی

چیزین بہی آنا بند ہوگئین +

جو لوگ اصول انتظام مدن سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین کہ ایسے

عظیم کام کا انجام جو گورنمنٹون نے اختیار کئے کیسا کچہہ مشکل بلکہ محال ہے

ہان اسقدر ہم تسلیم کرتے ہین کہ تربیت یافتہ اور خیرخواہ گورنمنٹون کا کام

ناتربیت یافتہ رعایا کے ساتہہ یہہ ہی کہ وہ اسبابات کا اظہار کرے کہ اگر رعایا

خود اپنی بہبودی کے لئے کوشش نکرے گی تو کوئی اوسکے واسطے کوشش

نکرے گا اور جب رعایا اپنی بہبودی مین سعی کرنے پر متوجہ ہو تو گورنمنٹ

اوسکے مقاصد کی تکمیل مین باندازہ مناسب امداد کرے بخلاف اس کے

جو گورنمنٹ کہ رعایا کو خالص اپنی ذات کا محتاج کرکے اوسکی محنت کو

اوسکی مرضی کے مخالف کامون مین صرف کرے وہ حقیقت مین گورنمنٹ

نہین ہے بلکہ رعایا کی دشمن ہے +

قانون افزائش جنس یا راس المال

ہم اوپر بتلا چکے کہ جنس اور راس المال حقیقت مین واحد ہین اب ہم اون

اسباب کو بیان کرتے ہین جن سے افزونی راس المال کے متعلق ہے +

واضح ہو کہ راس المال پیداوار کا بچت ہوتا ہے یعنے نتیجہ اوس حفاظت کا

جسکی بدولت کوئی شے خرچ بالفعل سے بامید منفعت آئندہ بچائی جاتی ہے

مثلاً یون سمجھو کہ ہم ایک من چاول بو کر دس من پیدا کرین اور اون مین سے

آٹھہ من خرچ کرڈالین اور دو من بچا رکھین +

جاننا چاہیئے کہ افزونی راس المال کے دو باتون پر موقوف ہے ۔ ایک تو مقدار پر اوس ذخیرہ کی جس سے بچت ہووے + دوسرے قوت پر اوس خواہش کے جو آدمی کو پس انداز کرنے پر مائل کرتی ہے ۔ ذخیرہ جسمین سے بچت کیجاتی ہے پیداوار محنت کا وہ حصہ فاضل ہوتا ہے جو بعد پورا کرنے حاجات اون لوگون کے جو عمل پیدائش کے انجام مین محنت کرتے ہین بچتا ہے اور نیز اوس خرچ مین وہ لوگ شامل ہوتے ہین جو مصالحہ صرف شدہ کی تجدید اور سرمایہ قائم کی درستی مین محنت کرتے ہین پس وہ پس انداز مقدار یا تو پس انداز کرنے والون کے سامان عیش و آرام کی تیاری اور حظ نفس کے حصول مین * صرف ہو جاتی ہے یا اوس سے اون لوگون کی پرورش ہوتی ہے جو عمل پیدائش مین امداد نہین کر سکتے +

یہہ مقدار ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو جسطرح چاہو صرف مین لاؤ خواہ غیر ضروری خرچ مین اوڑہادو خواہ انتفاع آئندہ کے لئے پس انداز کرو غرض کہ یہہ فاضل حصہ جو بعد پورا کرنے ہر قسم کے ضروری حاجتون کے بچ رہتا ہے ایک رکن ہے اون ارکان سے جو مقدار پس انداز کا تعین کرتے ہین +

---

* یہہ صرف حاجات ضروری سے زیادہ اور معمولی اخراجات کے علاوہ ہوتا ہے

جاننا چاہئے کہ محنتی لوگون کی پرورش کو پرداخت سے جسقدر پیداوار زیادہ حاصل ہوتی ہے اوسیقدر پس انداز کرنے کے لئے زیادہ جنس موجود ہوتی ہے اور اس زیادتی سے اسباب کا اندازہ کیا جاتا ہے کہ کس قدر جنس پس انداز ہوسکی گی +

پس انداز کے ذریعہ سے آمدنی حاصل کرنے کی خواہش جو نہان مین خدا تعالی نے پیدا کی ہے اوس سے راس المال کے افزائش ہوتی ہے اور تمام اسباب جو اس یقین کو بڑہاتے ہین کہ جو بندوبست بہبودی آئندہ کے لئے کیا جاتا ہے اوس سے آئندہ فائدہ حاصل ہوگا وہ مال جمع کرنے کی خواہش کی قوت کو تیز کرتے ہین جیسے کہ عمدگی آب وہوا کی تندرستی اور طول حیات کی خواہش کو بڑہاتی ہے یا اولاد کی تعلیم و تربیت بہبودی آئندہ کے خیال کو مستحکم کرتی ہے منجملہ اون خرابیون کے جو راس المال کو ترقی سے روکتے ہین عدم قیام امن و امان اور خرابی قوانین حکومت بہت بڑی خرابیان ہین یعنے جہان اس قسم کے متواتر زوال واقع ہوتے رہتے ہین وہان پس انداز کرنے کی خواہش کو صدمہ پہنچتا رہتا ہے بخلاف اوسکے جو امور کہ انتظام مدنی مین صورت قیام اور بےخطری کے پیدا کرتے ہین اونہین سے پس انداز کرنے کی خواہش کو تقویت ہوتی ہے ان باتون مین انگلستان سب ملکون کا سردار ہے یہان مدت دراز سے جنگ و جدال کی طرف سے امن و امان ہے اور مال کی حفاظت غارتگرون

اور اہل سپاہ اور حاکمان خود سر کے ہاتھہ سے رہتی ہے اور ان سببون سے
ساتھہ مدت دراز سے ایسی ترقی پذیر ہو رہی ہے کہ غیر ملکون کے اہل راس المال
اپنا روپیہ بے تکلف اپنے جیب سے نکال کر اوس ملک مین بھیجدیتے ہین اس
عمدگی انتظام نے مال بڑھانے کی خواہش کو نہایت تیز کر دیا ہے اور اوسکے
ساتھہ اسباب کو بھی ذہن نشین کر دیا کہ راس المال کو محفوظ مقام پر
لگانے سے کم نفع حاصل کرنا بنسبت اسکے کہ خطرناک موقع پر لگا کر زیادہ نفع حاصل
کیا جاوے بہت مناسب اور قرین مصلحت ہے اور یہی سبب ہے کہ دور اندیش لوگ
عام طور پر اپنا روپیہ چھتیس روپیہ سیکڑا سالانہ پر قرض دینا پسند نہین کرتے
اور گورنمنٹ کے خزانہ مین ساڑھے چار روپیہ سیکڑا سالانہ پر بخوشی
داخل کرتے ہین +

راس المال کی ترقی مین ایک اور چیز بھی مزاحم ہو جاتی ہے جسکو سکون
کہتے ہین یعنے جب کوئی ملک پیدائش کے عمل کو اوس حد تک پہنچا دیتا
ہے کہ جس تک بذریعہ علوم مروجہ کے پہونچنا ممکن ہے تو عمل مذکور درجہ سکون
پر پہنچ جاتا ہے پس ایسی صورت مین جب تک کہ بذریعہ طاقت بشری طریقہ
پیدائش مین عمدہ اصلاح نہ کیجاوے پس انداز کرنے کی خواہش مین افزونی
نہوگی اور یہی سبب ہے کہ جب دولتمند لوگ طریقہ پیدائش مین معقول
اصلاح نہین کر سکتے تو مفلس ہو جاتے ہین اور اون کا راس المال اول

لوگون کا پس انداز ہوجاتا ہے جو پس انداز کرنے کے نئے نئے طریقے بطفیل نکالنے نئے نئے ایجادون کے پیدا کرتے ہین +

راس المال کی کمی بیشی مین قوانین عقلی اور اخلاقی کو بہت بڑا دخل ہے قوانین مذکور ان لوگون کو اس بات پر مائل کرتے ہین کہ وہ آپس مین اتفاق میل کرین تاکہ کاروبار کی ترقی ہو اور اوسکے ساتھہ دولت مین بھی افزائش ہو مگر بہت سے لوگ اس اختلاط کو بوجہ تاریکی خیالات کے ناپسند کرتے ہین اور عوام الناس کے خلط ملط کو برا جانتے ہین۔ اگرچہ اونکو یہہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ اپنی زندگانی بعیش و کامرانی بسر کرین اور جہانتک ہوسکے ترقی دولت کی راہین اپنے آرام کے لئے کہولین لیکن چونکہ وہ اسبات سے ناواقف ہوتے ہین کہ عوام الناس سے اتفاق پیدا کرنے کی تاکید قوانین عقلی اور اخلاقی نے زیادہ ترکیبون کی ہے اور نیز اون کی طبیعتون مین جو ایک خیال برتری اور خودپسندی کا جما ہوتا ہے وہ اون کو قوانین مذکور کے منشاء سے ناواقف رکھتا ہے اور اسی لئے وہ لوگ عوام الناس کی نظرون مین اقتدار پیدا کرنا عبث جانتے ہین حالانکہ یہی امر ترقی دولت کا مقدمہ اور حصول مقصد کا سبب ہے۔ اس معاملہ کی کامیابی مین انگلستان نے نہایت کوشش کی ہے اور بہت کچھہ کامیابی پائی چنانچہ جو خیال کہ لوگون مین فرقہ بیوپاریون کی ذلت کا پہیلا ہوا تہا بہت کچھہ مٹ گیا اور اس ترکیب سے خاص و عوام

مین اتفاق پیدا ہو کر ترقی دولت کی راہین کہل گئین اور جو تعصبات کہ ترقی
دولت کی مانع ومزاحم تہی بہت کچہہ گہٹ گئی +

بخلاف اوسکے تمام مشرقی اور ایشیائی ملکون کا حال دیکہنے سے معلوم ہوتا
ہے کہ اون ملکون مین قوانین عقلی اور اخلاقی کے مخالفت نے لوگون مین
بیہودہ تعصبات کو پہیلا دیا چنانچہ وہ مخالفت ایسے قوت طبعی کے جسکے ذریعہ سے
بنسبت مروجہ باتون کے عمدہ طریقہ نکالنے کا وقصد کیا جاوے مخالف رہتی ہے
بیان مذکورہ بالا کے بعد یہہ بات معلوم کرنا چاہیئے کہ جو لوگ اون تاریک
ملکون مین ترقی دولت کی راہین کہولنا چاہتے ہین اونکا سب سے پہلا کام یہہ
ہے کہ وہ اول اسباب مین سعی وکوشش کرین کہ لوگ اپنی طبیعتون کو اون
تاریک خیالات سے جو انکو ٹہیک بات کے اختیار کرنے سے روکتے ہین
خالی کرین اور اوس دلی نیکی سے جو قدرت نے انسان کی فطرت مین پیدا کی
ہے ہر بات کی برائی یا بہلائی سوچنے پر متوجہ ہون اور اوس تخصیص کو جو اتفاقیہ
عوارض کے سبب سے پیدا ہوئی ہے معدوم کر کے آپسمین عام اتفاق پیدا کرین
تا کہ ترقی دولت کی راہین نکلین +

قانون افزائش پیداوار متعلق زمین

یہہ بات ناظرین کو اوپر معلوم ہو چکی ہے کہ قدرتی ذریعون کے مالکون کو علمائے
انتظام نے بلفظ زمیندار تعبیر کیا ہے اور لکہا ہے کہ زمین ہی ایسی چیز ہے

جس مین بہت سے عذرقی ذریعے موجود ہین اور کو بعض چیزین جو قدرت سے
متعلق ہین زمین مین پائی نہین جاتین مگر تاہم اون کا اثر زمین پر ہوتا ہے
اب جاننا چاہیئے کہ تمام علماے انتظام مدن کی بالاتفاق یہہ راے ہے کہ زمین کی
حالت دیگرارکان پیدائش یعنے محنت اور راس المال سے مختلف ہے
ارکان مذکور کی پیدائش درجہ غیر محدود تک افزون ہونے کے قابل ہے
مگر زمین مین ایسی وسعت نہین ہے باقی رہی یہہ بحث کہ زمین سے جو
چیزین پیدا ہوتی ہین اون کی مقدارین ہمیشہ زیادہ ہوتی رہتی ہین بلاشبہ
بادی النظر مین انسان کے دل مین ایک قسم کا شبہہ پیدا کرتی ہے اور
نیز یہہ خیال اوس بحث کو کسیقدر مدد پہونچاتا ہے کہ کسی ملک خاص یا کل
سطح روے زمین پر اوتنے آدمیون سے زیادہ آدمی نہین ہوسکتے جتنے
کہ پیداوار سال سابق سے تاحال آسنے پیداوار آئندہ کے پرورش پاسکتے
ہین اور چونکہ انسانون کی تعداد بمقابلہ پچھلی تعداد کے عمل مردم شماری
سے ہمیشہ زیادہ معلوم ہوتی رہتی ہے اسلئے دل اسباب کے کہنے پر راغب
ہوتا ہے کہ زمین مین خداتعالےٰ نے غیر محدود قوت پیدائش کے پیدا کی ہے
مگر جب غور کرنے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کسی صورت مین قوت زمین
کی آخری حدود تک پہونچنا نہین ہوسکتا کیونکہ کوئی ملک ایسا نہین ہے
جس مین تمام غذا پیدا کرنیوالی زمین اس طرحسے تردد مین آجاوے کہ یہہ

اوس سے زیادہ مقدار پیداوار کی حاصل ہوسکے بلکہ برخلاف اسکے ہمیشہ
جز و کثیر سطح زمین کا بے تردد پڑا رہ جاتا ہے اور جب ضرورت پیش آتی ہے
تو اوسے بے تردد زمین مین سے بتدریج زمین ترود مین لائی جاتی ہے
اور اس عمل سے پیداوار متعلق زمین کے افزائش نظر آتی ہے تب البتہ وہ شبہ
رفع ہو جاتا ہے +

دوسری بحث یہہ ہے کہ مقدار پیداوار زمین کے معمول سے زیادہ محنت
کرنی یا عمدہ طریقون پر محنت کرنے سے زیادہ ہوسکتی ہے اسطرح کہ ایک
زمین مین کوئی شخص ایک مرتبہ ہل چلاکر کاشت کرتا ہو اور دو مرتبہ نلاتا ہو
پیداوار بڑہانے کے لئے بجائے ایک بار کے دو بار ہل چلاوے یا بجاے
ہل چلانے کے اوسکو کہود کے زیر و زبر کرے یا بعد ہل چلانے کے ڈہیلونکو
توڑ کر اوسکے اجزا کو باریک کرے یا نلائی کا عمل چند بار کامل طریق سے انجام
دے یا بذریعہ عمدہ عمدہ آلات کے کام کرے اور عمدہ کہات ڈالے - پس ظاہر
ہے کہ ان ترکیبون سے بہ نسبت پہلی حالت کے زمین مین پیداوار زیادہ ہوگی
اور اس لئے کہا جاوے کہ زمین مین غیر محدود قوت پیدائش کے موجود ہے
واضح ہو کہ یہہ بحث بہ نسبت پہلی بحث کے کسیقدر خوش آیند اور نیز دلچسپ
ہے مگر جو مقصود کہ اوس سے ثابت کیا جاتا ہے وہ ثابت نہین ہوتا یہہ بات
ہم تسلیم کرتے ہین کہ جدید ترکیبون سے پیداوار زمین مین بمقابلہ پہلے

پیداوار کے افزونی ہوگئی مگر جاننا چاہیئے کہ جو عمل پہلے پیداوار کے حصول
مین کئے گئے تھے اونکے ذریعہ سے قوت زمین کی حدود تک پہنچا نہین
ہوا تھا اسلئے ہم کہتے ہین کہ پچھلی ترکیبون سے پیداوار کی مقدار بہ نسبت
پہلی مقدار کے زیادہ ہوگئی ہے - البتہ اوس صورت مین ان دلیلون کو
تسلیم کیا جا سکتا ہے جب کہ آخری حدود پیدائش زمین پر قبضہ کر لیا
جاوے اور پھر بذریعہ جدید ترکیبونکے پیداوار مین افزونی ہو +
یہہ بات بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ مقدار زائد پیداوار حال کو پہلے پیداوار کے
مقدار سے اوس صورت مین زیادہ کہا جا سکتا ہے جب کہ بقدر افزائش
محنت اور لاگت کے پیداوار کی مقدار پوری پوری بڑہے مثلاً ایک
شخص نے (الف) زمین کو تیار کیا اور بویا اور نلایا اور اوس سے تیس ہزار
من گیہون پیدا ہوا اور اس ترکیب مین اوسکو پندرہ دن محنت کرنا پڑی اور
دس روپیہ کی کھات صرف ہوئی - اور پھر اوسی زمین کو دوسری مرتبہ
اس ترکیب سے تیار کر کے بویا کہ تیس دن محنت کی اور بیس روپیہ کی کھات
ڈالی اور پیداوار ساٹھہ ہزار من سے کم ہوئی تو حقیقت مین یہہ افزونی بسلسلہ
غیر محدودیت قوت پیدائش زمین کی نہین ہے اسلئے کہ بحاملہ زیادتی مقدار
خرچ اور محنت کی پیداوار کی نوبت نہین پہنچی اگر زمین مین قوت پیدائش
غیر محدود ہوتی تو بلاشبہ مقدار پیداوار حال ساٹھہ ہزار من یعنی المضاعف پہلی پیداوار سے

ہوتی پس یون خیال کرنا چاہیئے کہ جسقدر ترقی پیداوار حال مین ہوئی وہ اوس وجہ

سے ہوئی کہ پہلی کاشت کے وقت حدود پیدائش زمین سے فاصلہ بعید رہ گیا تہا

یعنے قوت پیدائش پر ہاتہہ نہین پہونچا تہا اور گو یہہ ممکن ہے کہ اب بہی حدود

پیدائش پر پوری پوری دست رسی نہوئی ہو لیکن بہ نسبت پہلے مرتبہ کے فاصلہ

قوت پیدائش کا بہت کچہہ گہٹ گیا اور جسقدر بطفیل محنت اور لاگت زائد کے

فاصلہ گہٹ گیا اوسی قدر غیر محرک قوت پیدائش کی تحریک مین آگئے اور

اور اوس تحریک سے مقدار پیداوار مین افزونی ہوگئی +

اب ہم مذکورہ بالا تقریر سے یہہ نتیجہ نکالتے ہین کہ جب تمام قوت پیدائش

زمین کی تحریک مین آجاوے اور اوس سے درجہ غایت کی پیداوار حاصل

ہو تو پہر محنت اور لاگت بڑہانے سے پیداوار نہ بڑہے گی اسکی مثال ٹہیک

ٹہیک یون سمجہنا چاہیئے کہ ایک شخص حوض مین ڈول ڈال کر پانی نکالے

تو فرض کرو کہ ایک مرتبہ مین دس سیر پانی نکلے اور پہر وہ شخص یک دوسرا

ڈول بقدر سمائی بیس سیر پانی کے بنا کر حوض مین ڈالے تو ضرور بیس سیر

پانی نکلے گا ہان اگر حوض مین پانی محدود ہوگا تو تہوڑی دیر مین ڈول کا

لبالب نکلنا موقوف ہوجاوے گا بلکہ رفتہ رفتہ گادہ نکل آویگی اور پہر خالی

ڈول نکلے گا کیونکہ حوض مین پانی محدود تہا اگر محدود نہوتا تو برابر نکلتا چلا آتا

بلکہ بجاے بیس سیر کے چالیس سیر پانی کی سمائی کا ڈول ڈالا جاتا تو چالیس سیر

پانی بے تکلف نکلتا رہتا یہی حال بعینہ قوت زمین کا ہے کہ اگر اوسمین غیر محدود قوت
پیدائش موجود ہوتی تو بقدر لاگت او محنت کے پیداوار درجہ غیر انتہا تک بڑہتی رہتی
واضح ہو کہ کاشتکارون کو یہہ باتین تجربہ سے معلوم ہوتی رہتی ہین اور
اسی سبب سے اون کو ایک ہی زمین پہ روپیہ لگانے اور محنت کرنے کی رغبت
نہین ہوتی بلکہ یہہ خواہش ہوتی ہے کہ دوسرا قطعہ زمین کا لے کر اوسپر
محنت اور روپیہ صرف کرین +

ہم اپنے اس بیان کو اس ثبوت سے مضبوط کرتے ہین کہ انگلستان کی
زمینون مین نہایت سعی اور احتیاط سے تردد کیا جاتا ہے اور وہان کے
کاشتکار حد و قوت پیدائش زمین کے قریب پہنچ گئے ہین چنانچہ جسقدر سعی و
کوشش ور لاگت کسی خاص زمین پر افزون کی جاتی ہے اوسقدر پیداوار مین
افزائش نہین ہوتی — انگلستان کے لوگ مجبوری ایک خاص زمین کی محنت پر
سرگرم رہتے ہین اسلئے کہ وہان زمین کی نہایت قلت ہے اور کچھہ شبہ نہین
ہے کہ اگر اوس ملک مین زمین وافر ہو تو وہان کے لوگ ایک قطعہ زمین پر
جان مار کر تہوڑی پیداوار لینے مین کبہی راضی نہون +

اوس ملک مین پیداوار زمین کی گرانی کا بہی یہی سبب ہے کہ زمین کی قلت ہے
اور لوگ دن بدن محنت اور لاگت بڑہا کر حد و قوت پیدائش زمین کی قریب پہنچی جاتے
ہین اور چونکہ بمقابلہ اخراجات جدید ترکیبون کے پیداوار کی افزونی کم ہوتی ہے

اسلئے کاشتکار پیداوار کو گران قیمت پر بیچتے ہین کچھہ شک نہین ہے کہ
اگر اوس ملک کی قومین تربیت یافتہ اور مفید محنتون کے خوگر نہوتین تو
بہوک کے مارے مرجاتین اسلئے کہ غیر مفید یا کم مفید محنت اون کے اخراجات
زندگی کے سامانون کے لئے کبھی کافی نہوتی +

یہہ بہی معلوم ہونا چاہیئے کہ جو چیزین محنت مین تخفیف کرتے ہین وہ زمین کے
بارآوری مین قوت پیدائش کو نہین بڑہاتین مثلاً آلات کی ایجاد سے محنت
مین تخفیف ہوجاتی ہے مگر زمین کی قوت پیدائش نہین بڑہتی

جس مسئلہ پر کہ اس طوالت سے بحث ہوئی ہے وہ بہت کچھہ علم فلاحت سے
علاقہ رکہتا ہے اسلئے تہوڑی بحث متعلق اوس علم کے اس مقام پر ناظرین کے
تسکین کے لئے لکھی جاتی ہے علماے فلاحت سے لیکر جاہل کاشتکارون
تک یہہ بات سب جانتے ہین کہ درختون کے دور دور قائم کرنے سے
بارآوری خوب ہوتی ہے یعنے درخت خوب بڑہتا ہے اور بہت سے
خوشہ اوس مین آتے ہین چنانچہ ہم اس مقام پر اپنے ذاتی مشاہدہ کو
لکھتے ہین اور وہ یہہ ہے کہ ۱۸۶۶ء مین علی گڈہ کی سینٹیفک سوسائٹی نے
مسٹر اسکاٹ برن صاحب کے رسالہ علم فلاحت کے ایک ترکیب کے مطابق
گیہون بو کر پیداوار کا تجربہ کیا تہا اور اوس ترکیب مین ایک خاص امر
یہہ تہا کہ تخم دو دو ہ دور فاصلہ پر بو یا گیا تہا اس عمل سے ہر درخت بہت

بہاتا تھا اور نیز اسقدر خوشہ لگے کہ لوگ متعجب ہو گئے اور ایک دانہ اوس
درخت کا معمولی دو دانون سے بہی کسیقدر بڑا تہا سوا اسکے پیداوار کی
مقدار بحساب وزن کے معمول سے دہ چند بڑہ گئی تہی +

جو نمائش کہ ۱۸۶۷ء مین آنربل ڈرمنڈ صاحب اوس زمانہ کے لفٹننٹ
گورنر نے بمقام اگرہ کے تہے اوس مین سین ٹیفک سوسیٹی نے پیداوار
مذکور پر انعام پایا تہا- اس تقریر کا حاصل مطلب یہہ ہے کہ کوئی خاص قطعہ
زمین کا گو اوسپر کیسی ہی محنت اور لاگت صرف کیجاوے ہمیشہ پیداوار
کو افزون نہین کر سکتا البتہ جسقدر تعداد زمین مین افزائش ہوتی جاویگی
پیداوار بہی افزون ہوتی رہیگی اور یہی سبب ہے کہ کاشتکار کسی خاص
قطعہ زمین پر لاگت و محنت معمول سے زائد صرف کرنے پر راضی نہین ہوتے
بلکہ زمین کی مقدار بڑہا کر لگان اور حفاظت پیداوار کا بار اپنے سرپر
زیادہ رکہہ لیتے ہین اور سچ یہہ ہے کہ بہ نسبت اسکے کہ کسی خاص قطعہ پر
محنت اور لاگت زیادہ صرف کیجاوے دوسری زمین پر اوسیقدر محنت
اور لاگت لگانے سے پیداوار بدرجہا زیادہ ہوتی ہے +

گورنمنٹون کی ظالمانہ دست اندازی بہی قوت پیدائش زمین کو بہت
صدمہ پہونچاتی ہے یعنے لوگون کو اون تدبیرون کے استعمال
سے روکتی ہے جن کے طفیل سے قوت پیدائش تحریک مین آسکتی ہے

چنانچہ ایک مسٹر* دانشمند عالم اصول محاصل گورنمنٹ اپنی ذاتی واقفیت
کے بعد ایسی گورنمنٹون کی یون شکایت کرتا ہے کہ ہا ہندوستانی
عملداریون مین زرمالگذاری کسی حد سے محدود نہین ہے جہان تک
سرکار کا زور چلے اور رعایا کو ادا کی طاقت ہو وصول کیا جاتا ہے +
گو سرکار واقع مین تمام ملک کے مالک ہوتی ہے مگر مالک کی مصلحت یہہ ہے
کہ جمع واجبی تجویز کرکے اوسکے مطابق اپنی طلبی کرے تاکہ ملکیت زمین
کی قدر پیدا کیجاوے اور اوسکی ترقی کے واسطے مالک کو رغبت ہو پھر
اس ترقی کی زیادہ رغبت دلانے کے لئے ضرور ہے کہ طلبی محدود کردیے
جو منافع پیدا ہوون سرکار مشخص کردے کہ وہ کس کس شخص کو پانے ہین ہا
اس انتظام سے ملک کی رفاہیت ہوتی ہے اور لوگ دلجمعی سے تمام ذریعے
ترقی پیداوار کے استعمال مین لاتے ہین بخلاف اوس کے سرکاری
محاصل کی غیر محدودیت رعایا کو بددل کرتی ہے اور برے منصوبون اور
بد اطواریون کی طرف مائل کرکے اونکے اخلاق مین فتور ڈالتی ہے اور
سرمایہ جمع ہونے کی مسدودی اور ملک کے راس المال کی بربادی کا باعث
ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو بندوبست رعایا کو پریشان اور اونکی پیداوار

---

* مسٹر دیکھو ہدایت نامہ بندوبست مولفہ آنربل سر طامسن صاحب لفٹنٹ گورنر
کے پہلی فصل ہ

سخت بوجھ ڈالتا ہے وہ محاصل گورنمنٹ کے لئے بھی نہایت مضر اور نقصان کا باعث ہوگا فقط

تقریر
درباب نتائج متعلقہ قوانین افزائش

بیانات مذکورۂ بالا سے یہہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ پیدائش کی محدود بہت کمی راس المال یا کمی زمین پر مبنی ہے یعنے عمل پیدائش یا تو اس سبب سے حالت سکون پر پہنچ جاتا ہے کہ لوگون مین مال جمع کرنے کی خواہش نہین ہوتی کیونکہ اس خواہش کی معدومیت سے راس المال کی افزونی کو صدمہ پہنچتا ہے یا اوس کمی کا یہہ سبب ہوتا ہے کہ اگرچہ مالکان زمین پیداوار کے بڑہانے اور نیز پس انداز کرنے پر دل سے ساعی ہوتے ہین مگر محدود زمین پر زیادہ محنت اور لاگت صرف کرنے سے اوسقدر پیداوار ہاتھہ نہین آتی جو اخراجات پیدائش کو پورا کرکے پس انداز ہوسکے +

جن ملکون مین مال جمع کرنے کی خواہش معدوم یا ضعیف ہو وہان اول اسباب کی شدید ضرورت ہے کہ محنت کے کاروبار اور نیز مال جمع کرنے کی خواہش کو تیز کیا جاوے یعنے گورنمنٹین انتظام مملکت کو ایسے قانونون پر مبنی کرین جنکی بدولت مال کی کامل حفاظت ہو اور محصول بدرجہ اوسط لیا جاوے تاکہ لوگون کو قبضہ و تصرف اور نقل و انتقال کی ترغیب ہو اور کارخانون کی

لہم بازار ایسے ہر شخص اپنی محنت اور ہنر اور حفاظت کا کامل انتفاع حاصل کر سکے +

دوئم ترقی پذیر ہونا عام لوگونمین عقل و دانش اور ہنر و فنون کا اور دور ہونا وحشیانہ رسمون اور بیہودہ تعصبات کا کہ جو کاروبار ترقی دولت اور محنت مین ہارج ہوتے ہین اور ذہن نشین ہونا انسان مین صفات چستی اور چالاکی قوای نفسانی و جسمانی کا جنکی بدولت نئی نئی خواہشین پیدا ہوتی ہین اور تکمیل کو پہنچتی ہین +

سوم جاری ہونا ایسے ہنروں کا جو اور ملکونمین رائج ہون اور جنکے ذریعہ سے یہہ بات حاصل ہو سکے کہ لوگ اپنی ضروریات کو کامل طور پر رفع کر سکین بلکہ ملکی پیداوار مین بذریعہ اون ہنرون کے ایسی جدید ایجادین کفایت شعاری سے نکالین جنکی بدولت غیر ملکون سے نفع حاصل کر سکین +

اس تدبیر سے ملک کی خام پیداوار کا جانا غیر ملکونمین مسدود ہو جاویگا بلکہ غیر ملکونکی خام پیداوار ہنرمند ملکونمین خود بخود چلی آویگی - اس قسم کی تدبیرین لوگونکی طبیعت کو مال کی افزونی پر برانگیختہ کرتی ہین اور اونکی بلند نظری و دور اندیشی کو بڑہاتی ہین +

واضح ہو کہ محنت ایسی چیز ہے جسپر انسان کا کامل قابو پہنچتا ہے چنانچہ جب انسان سب طرف سے نا امید ہو جاتا ہے تو محنت پر راغب ہوتا ہے اور بطفیل اپنے ہاتھ پانون کے لوازم زندگانی بہم پہنچاتا ہے - معرکہ ۱۸۷۰ع کے اختتام کے بعد فرانسیسون نے قرضہ کی ادا کی جو عمدہ تدبیر نکالی وہ یہہ تہی کہ ملک کی تمام محنتی گورنمنٹ کا قرضہ ادا کرنیکے لئے معمولی محنت کی سوا تہوڑی سی محنت کر لیا کرین چنانچہ یہہ تدبیر بہت

کار گر ہوئی بر خلاف اسکے جب قوم مین محنت کرنیکی قابلیت کم یا معدوم ہوجاتی
ہے اوسکی حالت بہت جلد سقیم ہوجاتی ہے +

جن ملکون نے حصول پیداوار متعلق زمین مین سبقت کی ہے وہان بہی اسباب افزونی
آباد یکے غذا کی مانگ نسبت زمانہ سابق کے بہت بڑہ گئی ہے اور کچہہ شبہ نہین ہے کہ اگر اون
ملکو نمین پیدائش زمین کی فزائش کے لئے نئی نئی اصلاحین نہ نکالی جاوین یا نئی نئی قطعات
زمین کی کہیتی کے کام مین نہ لائے جاوین تو بہت بڑی خرابی پیدا ہوا سلئے کہ عام لوگ تو بے سمجہے
بہر پیٹ کہانیکے آدہے پیٹ کہا کر اوقات بسری کر لین گے مگر خاص لوگون کو اپنی
آرام و آسائش گہٹانا پڑیگی - اس تقریر پر یہہ اعتراض وارد ہوسکتا ہے کہ انسانونکی
تعداد تو دم بدم بڑہتی جاتی ہے پہر کیا وجہ ہے کہ قلت پیداوار کی شکایت نہین ہے اسکا
جواب یہہ ہی کہ جسطرح انسانونکی تعداد بڑہتی جاتی ہے اوس سے زیادہ وہ اصلاحین جو عمل
پیدائش کو آسان کرتی ہین نکلتی ہین بخلاف اسکے جن ملکون کا حال ایسا نہین ہے
وہان مفلسی کا پہیلنا لازمی ہے ایسے لوگونمین ضرور ایکدن ایسا پیش آویگا کہ اونکے پاس
بجز اشیاے ضروری کے اور کچہہ نہ رہے گا بلکہ چند روز بعد ایک دوسرا زمانہ ایسا
آویگا کہ ضروری چیزین بہی اونکو میسر نہون گی +

تربیت یافتہ قومین تصفیہ اس امر کا کہ آیا پیداوار بمناسبت محنت کے بڑہتی یا گہٹتی ہے
اس تحقیقات کی بنیاد پر کرتے رہتے ہین کہ آبادی بمقابلہ اصلاحون کے بڑہتی ہے
یا اصلاحین بمقابلہ آبادی کے ترقی پر ہین +

اس مقام پر مفہوم اصلاحون مین صرف جدید ایجادین یا وسیع الاستعمال کی نا ایجادونکا داخل نہین ہے
بلکہ تمام اصلاحین متعلقہ تعلیم و تربیت اور ہر قسم کے کاروبار دنیوی کے اوس مین شامل ہین +

مخفی نہ رہے کہ جب افزائش انسانونکی بمقابلہ اصلاحون کے زیادہ ہونے لگتی ہے تو ایسی صورت
مین مفلسی اور خواری کا پیش آنا لازمی ہے لیکن دو طرح سے لوگ ان خرابیون سے
محفوظ رہتے ہین ایک تو یہہ کہ پیداوار غیر ملکون سے لائی جاوے اور دوسری یہہ کہ
لوگ غیر ملکون مین اپنی سکونت منتقل کر دین +

غیر ملکون سے سستی غذا کا لانا حقیقت مین وہی فائدہ بخشتا ہے کہ گویا اپنے ملک کے طریقہ کاشت
مین ایسی اصلاح کر لی گئی جسکی بدولت غذا سستی پیدا ہونے لگے +

بیگانہ ملکون مین سکونت منتقل کرنیسے پہلے لوگ ایسے قطعات زرریز غیر آباد زمینون
کی تلاش کرتے ہین کہ اگر قطعات مذکور نقل مکان کرنیوالون کے وطن مین موجود ہوتی
تو بڑھنے والی آبادی کی غذا کا بندوبست ہو سکتا علاوہ اسکے اوس ملک جسمین نقل مکان
کیا جاوے جسقدر نزدیک ہوتا ہے اوسیقدر لوگون کو انتقال سکونت کی رغبت ہوتی
ہان آب و ہوا کا اختلاف و مقام کا فاصلہ اور زبان کا اختلاف نقل مکان کے بڑے مانع ہین
چنانچہ منجملہ اونکے پہلا مانع اتنا قوی اور ایسا بڑا ہے کہ لوگونکا نقل مکان ایسی آب و ہوا مین
جو مزاج کے موافق نہو رضا و رغبت سے بہت کم ہوتا ہے باقی زبانونکا اختلاف بھی بمقابلہ
مسافت کے بڑا مانع ہے اور یہی سبب ہے کہ انگریز لوگ بجاے فرانس کے امریکہ مین انتقال
سکونت کرتے ہین کہ وہان انگریزی زبان بولی جاتی ہے +

واضح ہو کہ جو دشواریان کہ ابھی بیان ہوئین وہ محنتیون کے نقل مکان کی بڑی مانع مزاحم ہوتی ہین اور محنتیونکا بزدستی نقل مکان کرانا بہت بڑی برائی ہے اسلئے کہ ایسا کرنا در پردہ غلامی کا رواج قائم کرنا ہے حقیقت مین جبریہ نقل مکان ایسی ہے وہ نامعقول تجارت تحریک مین آتی ہے جسمین انسان بجائے جنس کے قائم کیا جاتا ہے +

سرمایہ کو ایک ملک سے دوسرے ملک مین منتقل کرنا کچھہ بہت مشکل نہین ہے البتہ صرف ایک خرابی دوسکے انتقال کے مانع ومزاحم ہوتی ہے کہ سرمایہ والے اسباب پر راضی نہین ہوتے کہ وہ اپنے سرمایہ کا اہتمام دوسرون کے ہاتھہ مین دین اور خود غیر ملکون مین جانا اسلئے پسند نہین کرتے کہ زبانون اور گورنمنٹون اور عادتون اور آب وہوا کا تبدل اختیار کرنا پڑتا ہے +

اگرچہ تربیت یافتہ لوگونکے نزدیک اختلاف زبانون اور گورنمنٹونکا اشرطیکہ وہ ظالم نہون چندان لحاظ کے قابل نہین ہے البتہ اختلاف عادات اور آب وہوا بڑی مانع ہین مگر باانہمہ جہان بڑے بڑے منافع کی توقع ہوتی ہے وہان ان موانع کی بھی کچھہ پروا نہین کیجاتی چنانچہ تربیت یافتہ ملکون مین شاید کوئی جگہ ایسی نہ نکلیگی جہان دانشمند قومون کا قدم نہ پہنچا ہو یا کوئی تجارتی کارخانہ موجود نہو فقط

تمام شد